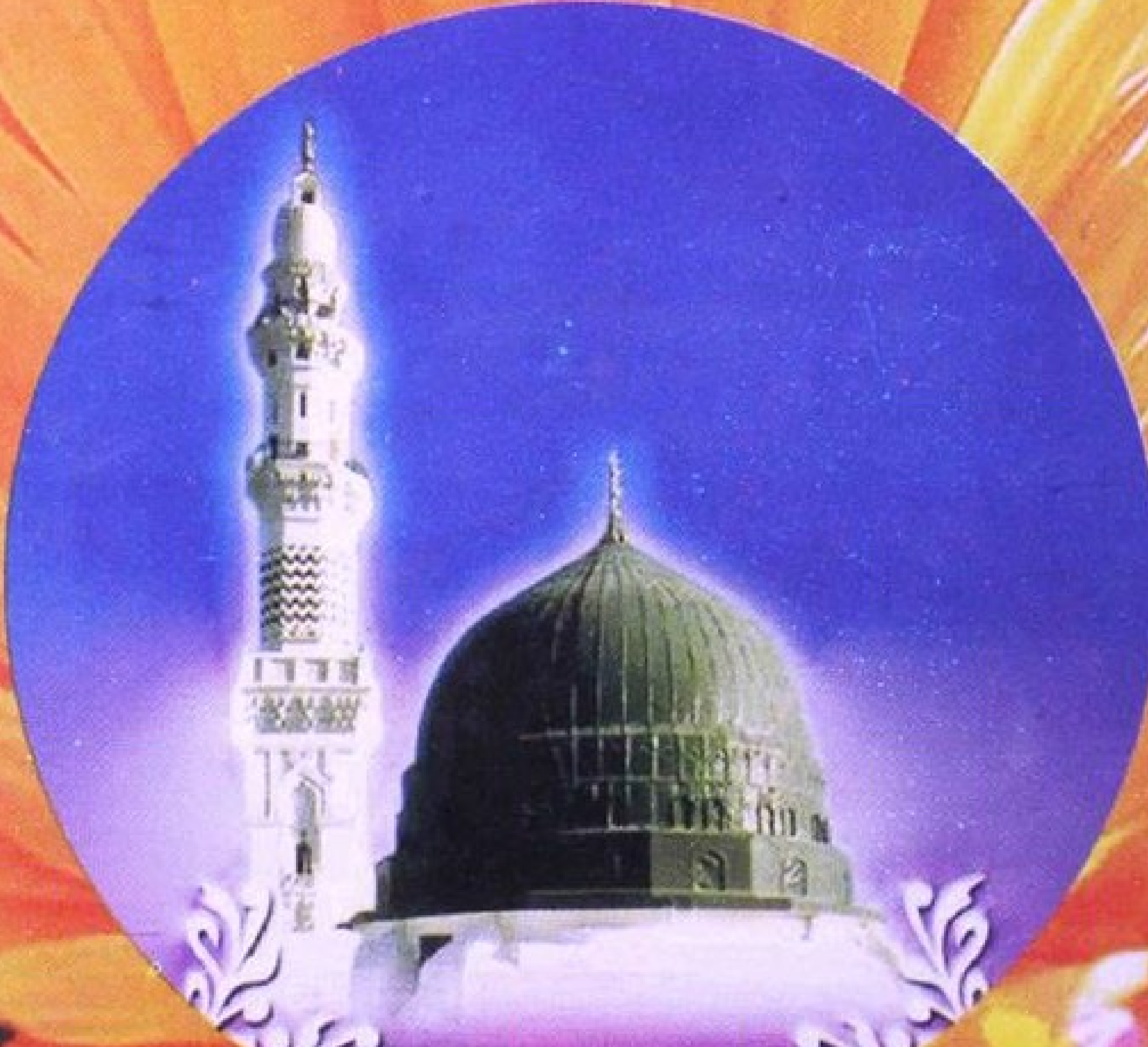
نعت و منقبت کے پھول



کمال جعفری

نعت و منقبت کے پھول

کمال جعفری

NAAT-O- MANQABAT KE PHOL

(A Collection of Poems by : Kamal Jafri)

کتاب کا نام	:	نعت ومنقبت کے پھول
موضوع	:	شاعری
ناشر ومصنف	:	کمال جعفری

Mahak Complex 1st Floor, Jogabai,
Jamia Nagar, New Delhi-110025

سال اشاعت	:	۲۰۰۸ء
تعداد	:	ایک ہزار
سرورق وکمپوزنگ	:	منصور ذکی
قیمت		ایک سو پچاس (۱۵۰) روپے
مطبوعہ		اے بی سی پریس، حوض قاضی، دہلی 110006

ملنے کے پتے:

1- عرفان احمد 282/3 ذاکر نگر، اسٹریٹ نمبر 7، جامعہ نگر نئی دہلی -110025

2- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، جامع مسجد دہلی 110006

3- ڈاکٹر شبیر ابروی 1/7,A/12 اے جے کے گھوش روڈ، بیلگچھیا، کلکتہ 700037

4- محمد ذکیر الدین ذکی S-1A/14 جوگا بائی ایکسٹینشن، جامعہ نگر، نئی دہلی 110025

5- بک ایمپوریم، سبزی باغ، پٹنہ - 800004

فہرست

حمد

نعتیں

منقبتیں

انتساب

خلفائے راشدین

واصحاب صُفّہ

نیز تمام اولیائے کرام

و بزرگانِ دین کے نام

☆

اگر سیاہ دلم داغ لالہ زار تو ام
وگر کشادہ جبینم گلِ بہار تو ام

(اقبالؔ)

کمالؔ جعفری

نعتیہ رباعیات

وہ سرور عالم جو ہیں نبیوں کے امام
کہلاتا ہوں میں جن کا ایک ادنیٰ سا غلام
توفیق مجھے صبح و مسا دے یا رب
پڑھتا رہوں میں ان پہ درود اور سلام

دل میں نہیں میرے کوئی کینہ یارب
لبریز درودوں سے ہے سینہ یا رب
میں خود کو فدا روضۂ اقدس پہ کروں
پہنچا دے مجھے جلد مدینہ یا رب

کردار محمدؐ کو جو اپنائے گا
محشر میں وہ ہرگز نہیں شرمائے گا
بخشے گا خدا اس کو محمدؐ کے طفیل
ہنستا ہوا جنت میں چلا جائے گا

ہے فکر، اُنہیں اپنا بناؤں کیسے
حال دل شوریدہ سناؤں کیسے
آلودہ گناہوں سے ہوں سر سے پا تک
آقاؐ کو یہ منہ اپنا دکھاؤں کیسے

سرکار کی سنت کو جو اپناتا ہے
اوہام کے ہر بُت کو گرا دیتا ہے
اللہ بھی ہوجاتا ہے راضی اس سے
کونین میں مقبول وہ ہو جاتا ہے

اے کاش یہ مجھ کو ہو سعادت حاصل
ہو گنبدِ خضریٰ کی زیارت حاصل
بس فکر کمالؔ اس کی مجھے رہتی ہے
سرکار دو عالمؐ کی ہو شفقت حاصل

جعفری کی نعت گوئی

پروفیسر حافظ عبدالمنان طرزی
محلہ فیض اللہ خان، دربھنگہ

ہو مبارک آپ کو حضرت کمال جعفری
آپ لائے ہیں جو نعت و منقبت کے پھول بھی

یہ سعادت کوئی شاعر یونہی پا جاتا نہیں
نرم ہو جب تک نہ اس کے دیدہ و دل کی زمیں

شرط اوّل تو بلا شبہ ہے یہ ایمان کی
لازمی ہے نعت گوئی کے لیے عشقِ نبی

ہے ضروری سوز دل کچھ اور گداز قلب بھی
تاکہ پیدا نعت میں ہو کیفیت اور دلکشی

وصفِ محبوب خدا ہو کیسے بندے سے بیاں
بھیجے ہے جس پر درود پاک خود ربّ جہاں

چار حمدِ کبریا، چونتیس کل نعتِ نبی
منقبت چونتیس اس مجموعے کی زینت بنی

عشق کے اظہار میں جذبے کو ہے اوّل مقام
ہاتھ آتا خوش بیانی سے فقط حُسنِ کلام

وہ ثنائے رب تعالیٰ ہو کہ ہو وصفِ نبی
ایک مومن کے لیے وجہِ سعادت ہے یہی

اس تناظر میں کلام جعفری کا جائزا
بیش قیمت جذبے ہیں تو بے بہا طرز ادا

سیدھے سادے لفظوں میں جذبات کا اظہار ہے
مقتضائے حال سے وہ پھول یا تلوار ہے

نعت میں مضمونِ تازہ کی تو گنجائش ہے کم
اور پھر عرفیؔ کے لفظوں میں یہ ہے تیغ دودم

عشق میں چرواہا دابے ہے خدا کے پاؤں بھی
بارگاہ رب میں خود اس کی ادا یہ بھا گئی

جذبۂ اخلاص بھی شامل یقین کے ہو اگر
عاشقی، دیوانگی یا بندگی سب معتبر

جعفری گذرے ہیں ایسی بندشوں سے کامیاب
ہر قدم حدِّ ادب کا یاد رکھا ہے نصاب

نعت لکھنے کی خلش دل میں اگر پیدا ہوئی
باوضو ہو جاتی اس دم ان کی فکر و آگہی

کام آتی رقّتِ دل اور آنکھوں کی نمی
اس مقام عاشقی پر سرنگوں ہے خسروی

اُن کی نعتوں میں ہے کچھ ایسے مضامیں کا بیاں
فکر کے صدقے میں ذرّے بن گئے گوہر گراں

اہلِ دل ہی دیدۂ نم کی ہیں عظمت جانتے
در کی آقا کے گدائی بادشاہت جانتے

فیض اس کو جانتے ہیں وہ درود پاک کا
بارہا اُنکو مدینہ جو قریب آنے لگا

آرزو ہے دل کی اُن کے ہو جبیں پیشِ حرم
ذکر و یاد مصطفیٰ سے دور ہو رنج و الم

عظمتِ کردار کا آقا کے تھا یہ معجزہ
رمزِ سلطانی دیا صحرا نشینوں کو بتا

محسنِ انسانیت کی یاد بھی ہے بندگی
دولتِ دنیا بھی ہے یہ اور متاعِ اُخروی

نعت کا صنفی تقاضا ہے بلا شبہ یہی
رکھئے ملحوظِ نظر، تہذیب اور شائستگی

فکر ہے پاکیزہ اور ایماں صفت اظہار ہے
جعفری صاحب کی کاوش مطلعِ انوار ہے

طرزیؔ خستہ کی ہو جائے دعا یہ مستجاب
پالے شاعرِ نعت کا اپنی صلہ روزِ حساب

پیش لفظ

سخنِ کمال

﴿ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ، یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴾

جب اللہ تبارک وتعالیٰ خود رسولِ کریم پر درود بھیجیں، اور اس کے ملائکہ بھی درود بھیجیں تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے والوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ بھی رسول کریم پر صلوۃ بھیجیں۔ یہیں سے نعتِ رسول کا آغام ہوتا ہے۔ ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف ان صفات کے حوالے سے کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے بڑھ کر عطا کی ہیں۔ کچھ صفات تو واقعی ایسی ہیں جو کسی کو بھی میسّر نہیں آئیں۔

حمد، نعت اور منقبت کے معنی تعریف وتوصیف کرنے کے ہیں، لیکن اصطلاحِ شاعری میں حمد کے معنی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا، نعت کا مطلب حضور سرورِ کونین کی مدحت وتوصیف بیان کرنے کے ہیں اور آپ کے بعد تمام اکابرین دین مبین کی توصیف وتعریف ہم منقبت کے ذریعہ کرتے ہیں ـــــ یا اس صنف کو منقبت کہا جاتا ہے۔ بزرگان عظام کی آراء کے مطابق ''نعت گوئی مشکل ترین، پاکیزہ اور نازک صنف سخن ہے۔ ذرا سی لغزش شاعر کو قعرِ مذلت میں گرا سکتی ہے۔'' اسے تلوار کی دھار پہ چلنے اور پل صراط پر چلنے کے مترادف بتایا گیا ہے۔'' حقیقت بھی یہی ہے۔ ان پاکیزہ اصناف سخن کے شاعر کا صاحب توصیف سے محبت ہونا شرط اوّلین ہے۔ اگر ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کرتے ہیں، اس کی عظمت اور اس کی تمام صفات عالیہ پر یقین وایمان رکھتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں تو اس کی

حمد و ثنا بھی ہماری عبدیت کا وقف خاص ہوگا اور ہم حمد باری کہنے پر مجبور ہوں گے۔ یہی صورت حال نعت گوئی کی بھی ہے۔ اس کی محرک محبتِ رسولؐ ہے۔ جو رسول کریمؐ کی اطاعت نہیں کرتا اور آپ سے محبت بھی نہیں رکھتا وہ صحیح معنی میں نعت نہیں کہہ سکتا۔ چنانچہ اہلِ محبت نے نعت گوئی رسول کریمؐ کی حیات طیبہ میں ہی شروع کر دی تھی۔ حضرت ابو طالب، حضرت حمزہؓ، حضرت عباسؓ صحابہ کرام، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ زہراؓ نے مدح رسول کی۔ عرب شعراء میں عبداللہ بن رواحہؓ، کعب بن زہیرؓ اور حسان بن ثابتؓ نے عربی زبان میں نعت گوئی کو مقبول ترین بنانے میں اور اس کی ادبی و سماجی حیثیت کو چار چاند لگانے میں جو خدمات انجام دیں، ہمارے نعتیہ ادب کی تاریخ کا روشن باب ہیں۔

مدحتِ رسول کریمؐ عربی زبان سے فارسی زبان میں در آئی۔ چنانچہ مولانا رومؒ اور شیخ سعدیؒ نے فکر سخن میں کمال حاصل کیا، حافظؒ، جامیؒ، فانیؒ، خاقانیؒ، امیر خسروؒ نے فن نعت گوئی کو خوبصورتی عطا کی۔ اُردو زبان جس کی عمر تقریباً سات سو سال ہے، ہماری نعت گوئی کی عمر بھی زائد از سات سو سال پر محیط ہے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ، قلی قطب شاہ، ملاّ وجہی، مرزا مظہر جانِ جاناںؒ، نیاز بریلوی، محسنؔ کاکوروی، امیر مینائی، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حفیظ جالندھی، بہزاد لکھنوی، ضیاء القادری، حفیظ تائب، ماہر القادری، امجد حیدر آبادی، بیدم وارثی دور حاضر کے شعراء میں عبدالعزیز خالد، مظفر وارثی، صبح اطائی معتبر ادب کی خدمت میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

نعت گوئی کا یہ سلسلہ لامتناہی ہے۔ حبیب کبریاء کو وہ عظمت حاصل ہے کہ آپ کی مدح و ثنا دنیا کی تمام زبانوں میں جس قدر کی جا چکی ہے، کی جاتی رہی ہے اور روز افزوں اس میں جو اضافہ ہو رہا اسے ذاتِ رسول کریمؐ کا معجزہ ہی کہئے۔ کسی کی مدح و ثنا اس طرح، اس تعداد میں اور اس احترام سے نہ ماضی میں ہوئی ہے اور نہ مستقبل میں ہو سکتی ہے۔ رضائے حق کی حامل نعت گوئی ایک زندۂ جاوید صنفِ سخن ہے۔ ہر چند بہت سے لوگوں نے اسے تسلیم ہونے میں رُکاوٹیں پیدا کیں، نہ اسے صنفِ سخن تسلیم کیا نہ ہی یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل کیا۔ ان کمیوں کے علاوہ نعت کا ساتھ اور دیگر پاکیزہ اصناف حمد و مناجات اور منقبت کے ساتھ بھی

یہی سلوک ہوا ہے ان پر تنقید کا کوئی انتظام و اہتمام اردو دانشوروں اور اساتذہ نے نہیں کیا بلکہ بعض نے معیوب سمجھا۔ اس سے صنف نعت گوئی کو نقصان پہنچا ہے۔

قابلِ احترام و پاکیزہ صنف سخن نعت میں بھی دیگر اصناف سخن کی طرح تبدیلیاں آئی ہیں جیسے روایتی غزل کے بعد جدید لہجہ کی غزل زبان و بیان کی تبدیلی و ارتقاء کا ثبوت ہے۔ اسی طرح نعت پاک میں بھی تبدیلی آئی ہے۔

آج ہمیں اس نعت کی ضرورت زیادہ ہے جس میں رسولِ کریمؐ کی سیرتِ اقدس کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے چنانچہ ہم نعت میں بھی ارتقا کی صورت حال کو بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔ انہیں شعراء کا نعتیہ کلام معتبر ہوتا ہے جو سیرتِ رسولؐ کا مطالعہ بنظرِ غائر کرتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور شاعری کے رموز و نکات، معائب و محاسن سے واقف ہیں۔

آیئے مندرجہ بالا ضوابط کی روشنی میں موجودہ عہد کے شاعر جناب کمال جعفری کی نعتیہ شاعری کا مطالعہ کریں:

نعت گوئی کا عجیب واقعہ ہے حضور سرور کائناتؐ خدا کے حبیب و ممدوح ہیں، خدائے برتر نے قرآن کریم میں خود نعت گوئی کو ابتدا کی ہے۔ کسی کی کیا بساط کہ مدح و ثنائے رسول کا حق ادا کر سکے، کمال صاحب اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

کر سکے گا کوئی کیا مدحِ رسولؐ　　　کر رہا ہے خود خدا مدحِ رسولؐ

اور یہ حقیقت ہے کہ مدحِ رسول کریمؐ رضائے الٰہی ہے، اس لیے جو مداحِ رسول ہے وہ فائدے ہی فائدے میں رہے۔ یعنی:

محروم نہیں ہوگا اللہ کی رحمت سے　　　جس شخص کے سینے میں آقا کی محبت ہے

سرور کائناتؐ نے توحید کا پیغام دیا اور ہمیں بتایا کہ اللہ ایک ہے وہی عبادت کے لائق ہے اور تمام عالم کا پالنے والا ہے:

دیا رسول خدا نے یہ آدمی کو سبق　　　کہ ایک ذات خدا کی ہے بندگی کے لیے

خدائے واحد و برتر نے ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ ہم ایمان سے سرفراز ہوئے اس کے لیے اس کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے، بقول کمال صاحب:

اس احسان کا شکر کیسے ادا ہو　　　خدا نے جو ایماں کی دولت عطا کی

اور مومن کامل وہی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو اور اس کے حبیب پاک کی محبت سے اس کا دل معمور ہو ؂

ہو خوف خدا دل میں اور عشق محمد ہو　　پہچان یہ ہوتی ہے ہر مومن کامل کی

اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اطاعتِ رسول کو شعار بنا لیا جائے۔ یقیناً کامرانی و شادمانی مقدر ہو جائے۔ کمالؔ صاحب فرماتے ہیں ؂

پھر کسی اور سہارے کی ضرورت کیا ہے　　ہاتھ آ جائے اگر شاہِ ہدیٰ کا دامن

ہم کسی غیر کے دامن کو نہ تھامیں گے کبھی　　ہم کو حاصل ہے شہِ دین کا پیارا دامن

اور اسی دامن تھامنے کا نتیجہ کس قدر مبارک اور خوشگوار بر آمد ہوا کہ ؂

صحرا میں رہنے والے ہوئے فخرِ روزگار　　اللہ رے یہ عظمتِ کردار مصطفیٰ

سرور کونین نے کی جب صدائے حق بلند　　گر پڑے تھے منہ کے بل کعبہ میں سب لات و منات

؂

انسان تھا حیوان صفت آپ سے پہلے　　تہذیب عطا آپؐ نے کی سارے جہاں کو

نعت گوئی کا جہاں تک تعلق ہے، یہ سعادت اور خوش بختی ہے، اگر صحیح معنی میں کوئی مداحِ رسولؐ ہو جائے تو اس کی عظمت کا کیا ٹھکانہ ہے ؂

لکھتا ہے جو بھی نعت محمد کی شان میں　　ہوتا ہے کامیاب وہ دونوں جہان میں

رحمت حق ہوگی بے شک ساتھ ان کے ہر گھڑی　　سرخرو ہوں گے قیامت میں ثنا خوان نبیؐ

ہے دعا اے خالقِ اکبر یہی شام و سحر　　اسوۂ سرکار ہو گفتار میں کردار میں

یقیناً یہ خوش بختی کی علامت ہے کہ انسان کا کردار اور گفتار یکساں ہو جائیں۔ وہ شخص اللہ کا بھی پیارا ہو جاتا ہے اور رسولِ کریمؐ کا بھی ؂

اسے مل گئیں نعمتیں دو جہاں کی　　جسے دامنِ مصطفےٰ مل گیا ہے

اور دامنِ مصطفیٰ تو بہت بڑی چیز ہے، محبت کرنے والا تو یہ آرزو کرتا ہے کہ

جو ان کے روضۂ اقدس کی خاک مل جائے　　تو سر پہ رکھ کے کہیں تاجدار ہم بھی ہیں

تحفہ ہے سعادت ہے کمالؔ ایسی انگوٹھی　　وہ جس میں جڑا نامِ محمد کا نگیں ہے

علامہ اقبالؒ نے کہا تھا ؂

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا   نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اور دنیا نے دیکھا کہ سرورِ کائنات نے درسِ محکم سے انسانوں میں اطاعتِ الٰہی کا جوش بھر دیا اور تقدیر بدل دی۔ کمال صاحب نے کیا خوب کہا ہے:

نازشِ تقدیرِ انسان آپ ہیں   گلشنِ دیں کے نگہبان آپ ہیں

وہ خوش نصیب ہیں جنہیں حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوئی ہے اور وہ بھی کم خوش نصیب نہیں جو وہاں جانے کی آرزو دل میں رکھتے ہیں۔ بقول کمال صاحب ؎

بس یہی آرزو رہتی ہے ہمیشہ دل میں   روضۂ سرورِ عالمؐ کو نظر دیکھ سکے

اور بندہ بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے ؎

ہو مجھ پہ چشمِ کرم یا نبیؐ! خدا کے لیے   زباں ہے وقف مری آپ کی ثنا کے لیے

حضور سرورِ کائناتؐ کی ذات وہ ذات ہے جنہوں نے مصائب، پریشانی، دکھ، تکالیف برداشت کیں لیکن حق کی تبلیغ کو اولیت دی، اخلاق اور کردار کی وہ مثال پیش کی جس کے نقوش آج بھی نوعِ بشر کی رہنمائی کر رہے ہیں آپ کی راہِ مستقیم پر چل کر کل بھی منزلِ مراد حاصل ہوئی تھی، آج بھی یہ فیضِ بے پایاں جاری ہے اور مستقبل میں بھی انشاء اللہ انسانیت اس راہ پر چل کر سربلند ہوتی رہے گی۔ خدائے واحد ان کے ذکرِ اطہر کو بلند کرتا رہے گا آپ پر درود بھیجتا رہے گا اور بندوں کے اس عمل سے راضی ہوتا رہے گا اور سب اس ذاتِ پاک پر درود بھیجتے رہیں گے۔ ؎

محض جن و بشر کیا بھیجتا ہے رب درود ان پر   مسلسل قدسیوں کے لب پہ ہے چرچا محمدؐ کا

آج اللہ کے بندے اور رسولِ کریمؐ کے امتی جن حالات سے دوچار ہیں وہ ناقابلِ بیان ہیں۔ بہر حال ہمیں اطاعتِ خداوندی اور اطاعتِ رسول کی شاہراہ پر چل کر دنیا کو بتانا ہے کہ ہم اہلِ اسلام محبت کے پیامی ہیں۔ ہم اس رسولؐ کی امت ہیں جو رحمت للعالمین ہیں۔ ہم امن کے پیامی ہیں۔ اخلاق ہمارا کردار ہے اور انسانوں سے محبت کرتے ہیں۔ یہی پیامِ رسولِ کریمؐ ہے، ؎

دہشت سے ہمیں بھی نفرت ہے ہم امتِ ہادیٔ اعظمؐ ہیں
اسلام ہے امن کا گہوارہ یہ سب کو ہمیں بتلانا ہے

اس میں جس کو ذرا بھی شک ہو وہ دین مبین کے حصارِ امن و آشتی میں داخل ہو کر دیکھے۔

نعت رسول کریمؐ کے بارے میں ایک بار پھر عرض کر دیا جائے کہ ہمیں نعت رسول کریمؐ کہنے کے لیے سیرتِ رسول کریم کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ معتبر اور مستند شعرائے کرام کا کلام پڑھنا ہوگا۔ تبھی ہم رسول کریمؐ کا حق ادا کرنے کی ادنیٰ سی حیثیت حاصل کر پائیں گے۔ آج ہم ایسی نعت پاک کہیں جو رخ و گیسو اور حسن کے بجائے سیرت رسول کریمؐ کے مختلف گوشوں کا ذکر مؤثر انداز میں موجود ہو، اسے سن کر سامع اور پڑھ کر قادی نیکی کی طرف مائل ہو، اسی سے رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ نبی کریمؐ کا حصول ہوگا۔

جناب کمال جعفری صاحب کا مجموعۂ کلام ''نعت و منقبت کے پھول'' طبع ہو کر نذر قارئین ہے۔ امید ہے کہ قارئین پسند فرمائیں گے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ مستقبل میں مزید بہتری کے لیے کمال جعفری صاحب دیوانہ وار اپنی کاوشوں کو تیز کر دیں گے۔

''نعت و منقبت کے پھول'' کے طبع ہونے پر تحسین و تبریک۔

بتاریخ ۲۷رفروری ۲۰۰۸:

احقر

ابرار کرت پوری

قدسیہ منزل172/6، ذاکر نگر، نئی دہلی-110025

اظہارِ تشکر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد!

اللہ بزرگ و برتر کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے پیارے حبیب سرکارِ دو عالمؐ کی بارگاہ میں نعتوں کا گلدستہ پیش کرنے کی مجھ حقیر و فقیر کو سعادت بخشی۔ نعت لکھنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ یقیناً یہ توفیقِ الٰہی ہے کہ مجھ جیسے کم علم اور خطا کار کو مدحِ سرکارِ دو جہاں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پروردگارِ عالم سے دعا گو ہوں کہ اگر کسی قسم کی کوتاہی یا لغزش سرزد ہوئی ہو تو اپنی رحمت کے طفیل درگزر فرما کر اپنے حبیب پاکؐ کے ادنیٰ ثناخوانوں میں شامل کر کے میری دنیا و آخرت سنوار دے! ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اپنی نظم ''جوابِ شکوہ'' میں خدا کی زبان میں بجا فرمایا ہے:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

میرا یہ مجموعۂ کلام ''نعت و منقبت کے پھول'' جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایک حصّہ نعتوں پر مشتمل ہے اور دوسرا منقبتوں پر۔ بارگاہ رسالت مآبؐ میں نعتوں کا نذرانہ پیش کرنے میں کتنی کامیابی ملی ہے یہ دیکھنا محبانِ رسولؐ اور اہلِ علم و دانش کا کام ہے۔ میری تو بس یہی آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیبؐ کی مدح سرائی کے طفیل میری خطاؤں کو درگزر فرما کر آخرت میں سرخرو ہونے کی سعادت بخشے اور بس!

میں تو اردو کے عظیم شاعر مرزا غالب کی زبان میں یہی کہہ سکتا ہوں:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کہ آں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

اس مجموعۂ کلام پر اردو کے مشہور اور استادِ فن شاعر حضرت ابرار کرتپوری کا پیش لفظ شامل ہے انہوں نے عشقِ رسول کی دولت سے سرشار ہو کر نعت کی عظمتوں کا بیان نہایت خوبی سے کیا ہے اور مجھ ہیچمداں کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنی دوستی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ میں جناب ابرار کرتپوری کا تہہِ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ جناب

ڈاکٹر تابش مہدی کی گرانقدر آراء کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے اس مجموعۂ کلام پر اردو کے مشہور شاعر پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالمنان طرزی نے منظوم تہنیت پیش کر کے میرے ایمان ویقین کو گرمانے کا جو سامانِ محبت فراہم کیا ہے اس کے لیے دل سے شکر گزار ہوں۔ دنیائے اردو میں وہ واحد شاعر ہیں جن کو منظوم اظہارِ خیال کرنے کی بے پناہ قدرت حاصل ہے اور اس میدان میں ان کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔

مجھے اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کی بارگاہ میں مناقب کے پھول پیش کر کے مسرت ہو رہی ہے۔

میرے خصوصی شکریے کے مستحق جناب محمد ذکیرالدین ذکی مدیر "ہدایت کا راستہ" نئی دہلی ہیں جن کی انتھک کوشش اور توجہ سے یہ خوبصورت مجموعۂ کلام منظرِ عام پر آیا ہے۔

میں اپنے بزرگ دوست الحاج صدیق فتحپوری (کراچی)، ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی (کراچی) اور پروفیسر افتخار اجمل شاہین کا شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے مصرعۂ طرح عنایت کر کے مجھے نعت کہنے کی تلقین کی۔ میں اپنے تینوں بیٹوں شاہ نواز کمال، شہباز کمال اور محمد دلنواز کو دعائیں دیتا ہوں کہ ان بچوں نے میری نعتوں کی اشاعت پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ میری اہلیہ ساجدہ خاتون کی دعائیں بھی اس میں کام آئیں۔

میرے شکریے کے مستحق میرے عزیز محمد ہارون رشید فردوسی، محمد ایوب، اختر حسین فردوسی، ڈاکٹر نہال احمد، ڈاکٹر شبیر ابروی، اصغر علی، طارق محمود اور صادق محمود کے علاوہ احسان احمد اور عرفان احمد بھی ہیں جو ایک مدت سے نعتیہ کلام کی اشاعت کی طرف میری توجہ مبذول کراتے رہے ہیں۔ کلکتہ، دہلی اور عظیم آباد کے ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جن کی دعائیں اس مجموعہ کی اشاعت میں شامل ہیں۔ میں عوام اور خواص دونوں سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے کلام کو پڑھیں اور اپنی گرانقدر آراء سے نوازیں۔

۲ر مارچ ۲۰۰۸ء

حقیر وفقیر
کمال جعفری
پروگرام اکزیکیٹیو نیشنل چینل
آل انڈیا ریڈیو، ٹوڈاپور، نئی دہلی -110012

تیری ثنا میں وقف نہ کیوں ہو مری زباں
تو لا زوال ہے کوئی ثانی ترا کہاں
اے خالقِ جہاں

دریا، پہاڑ، شمس و قمر اور کہکشاں
ڈھونڈا جہاں بھی پایا ہے میں نے تجھے وہاں
اے خالقِ جہاں

ساری زمین تیری ہے تیرا ہے آسماں
واحد ہے تو مگر ترے جلوے ہیں بیکراں
اے خالقِ جہاں

کرتے ہیں تیری ذات کی حمد و ثنا جہاں
پڑھتے ہیں ہم درود نبیؐ پر وہاں وہاں
اے خالقِ جہاں

اوصاف کس زبان سے تیرے کروں بیاں
اپنے گناہ گار پہ بھی تو ہے مہرباں
اے خالقِ جہاں

..................☆..................

خالق کل ہے تو صرف تو ہی خدا
ساری مخلوق کرتی ہے تیری ثنا
جو فلک پر ہیں شمس و قمر کہکشاں
ان میں تو ہے نہاں اور تو ہی عیاں
ہے تو ہی خالق و مالکِ بحر و بر
تیرے محتاج ہیں سارے جنّ و بشر
تو ہی ستّار ہے تو ہی غفار ہے
تیرے مجبور سب تو ہی مختار ہے
تو ہی داتا ہے اور تو ہی حاجت روا
تیرے آگے جھکاتا ہوں سر یا خدا
میں گنہگار ہوں اور خطاکار ہوں
جرم کے واسطے میں سزاوار ہوں
لیکن اے میرے رب ہوں غلام نبیؐ
ڈھال دے نیکیوں میں مری زندگی
بھیجتا ہوں نبیؐ پر درود و سلام
میرے اللہ کر مجھ پہ دوزخ حرام

(مطبوعہ ماہنامہ ''ہدایت کا راستہ'' نئی دہلی ۲۰۰۵ء)

یہ تیری زمیں یہ تیرا آسماں ہے
"جدھر دیکھتا ہوں تو ہی ضو فشاں ہے"
تو ہے بے نیاز اور بے عیب یا رب
تری ذات کا کوئی ثانی کہاں ہے
فلک پر ہیں بکھرے ہوئے تیرے جلوے
کہ روشن تجھی سے یہ سارا جہاں ہے
تو جس کا نگہباں ہے کون و مکاں میں
اسے خوف طوفاں نہ خوف خزاں ہے
بیاباں گلستان و کوہ و دمن میں
نہاں ہے تو ہی اور تو ہی عیاں ہے
ہو تیرے کرم کا ادا شکر کیسے
خطا کار ہوں پھر بھی تو مہرباں ہے
مجھے آسرا ہے تری رحمتوں کا
سراسر یقیں تو ہے باقی گماں ہے
ہوں میں. بے خبر سارے عالم سے یارب
مرے کان میں صرف تیری اذاں ہے
دکھا دے محمدؐ کا شہرِ مدینہ
کہ حاصل وہاں زندگی کو اماں ہے
بفضلِ خدا زندگانی کی کشتی
کمالؔ آج طوفاں کی زد پہ رواں ہے

☆

میرے یا رب تو یکتا ہے بے عیب ہے
خالقِ دو جہاں عالم الغیب ہے
یہ خیاباں یہ میداں یہ کوہ گراں
تو نے ہی ان کو بخشی ہیں زیبائیاں
شاخ در شاخ پھولوں میں تیری پھبن
تیرے جلوے نمایاں چمن در چمن
تیرے محبوب سے نور قرآں ملا
کفر کی ظلمتوں کا مجھے خوف کیا
تیری شانِ مشیت کی کیا بات ہے
میرے مالک یہ میری مناجات ہے
آخری سانس تک میں ترا نام لوں
اور محمدؐ کی امّت میں شامل رہوں
جز ترے کون سمجھے گا دردِ نہاں
بخش دینا کہ میں ہوں ترا حمد خواں
مجھ کو احساس ہے میں خطا کار ہوں
تیری رحمت کا یا رب طلب گار ہوں

(۱۹۸۱)

نعتیں

جو نبیؐ کی نعت لکھے پڑھے بڑا اعلیٰ اس کا نصیب ہے
وہ نظر میں رب کی ہے محترم وہ نبیؐ کے دل سے قریب ہے
وہ جو انبیاء کا امام ہے وہ جو دینِ حق کا نقیب ہے
وہی ہم سبھوں کا ہے رہنما وہی ہم سبھوں کا طبیب ہے
یوں تو لکھنے والے ہیں نظم بھی یوں تو لکھنے والے ہیں نثر بھی
وہ جو وقف مدحِ رسولؐ ہے وہی کامیاب ادیب ہے
درِ مصطفیٰؐ جسے مل گیا یہ نہ پوچھو کیا اسے مل گیا
وہ بشر جہاں میں امیر ہے اسے کیسے سمجھوں غریب ہے
یہ درودِ پاک کی برکتوں کا ہے فیض اور کہوں میں کیا
مجھے لگ رہا ہے یہ بارہا کہ مدینہ مجھ سے قریب ہے
کہو نعت کوئی کمالؔ تو پڑھو سب سے پہلے درود تم
"یہ نشیدِ بزم غزل نہیں یہ سخن ثنائے حبیب ہے"

☆

مدینے کی شام و سحر کاش دیکھوں!
رسول خدا کا نگر کاش دیکھوں!
جہاں بیٹھتے تھے ادب سے صحابہؓ
وہ حجرہ وہ منبر وہ در کاش دیکھوں
ہے جس کی فضاؤں میں جنت کی خوشبو
میں وہ خطۂ بے ضرر کاش دیکھوں
پھر انصاف کا دور آئے الٰہی
پھر آنکھوں سے عدلِ عمرؓ کاش دیکھوں
حیا کی جھلک جس میں عثمانؓ کی ہو
میں وہ روح پرور نظر کاش دیکھوں
الٰہی عطا کر علیؓ کی شجاعت
دعاؤں میں تازہ اثر کاش دیکھوں
ہیں جنت کے پھل جس کی شاخوں میں لٹکے
کمالؔ اس چمن کے شجر کاش دیکھوں

فرش سے تا عرش ہے ہر سمت فیضانِ نبیؐ
"عالمِ انسانیت ہے زیرِ دامانِ نبیؐ"

ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ وہ ستوں
ہو گیا مضبوط جن کے دم سے ایوانِ نبیؐ

چند ٹوٹے پھوٹے برتن اور چٹائی بھی پھٹی
مختصر ہیں کس قدر گھر میں یہ سامانِ نبیؐ

کر سکے کوئی بھلا حسنینؓ کی تعریف کیا
ہیں یہ جانِ فاطمہؓ جانِ علیؓ جانِ نبیؐ

رحمتِ حق ہوگی بے شک ساتھ ان کے ہر گھڑی
سرخرو ہوں گے قیامت میں ثنا خوانِ نبیؐ

آپؐ سے ہم کو ملا ایمان بھی قرآن بھی
ہم مسلمانوں پہ یہ کیا کم ہے احسانِ نبیؐ

ہے یقیں فردوس کا وہ مستحق ہوگا کمالؔ
دین و دنیا میں جو اپنائے گا فرمانِ نبیؐ

☆

یا رب حرمِ پاک ہو اور میری جبیں ہو
ہر لمحہ مگر یادِ نبیؐ دل میں مکیں ہو

ہیں حضرت یوسف بھی خریدار تمہارےؐ
یہ حق ہے زمانے میں تمہی سب سے حسین ہو

بس اس کے سوا دل میں نہیں کوئی تمنا
"ہو روح تو طیبہ میں مرا جسم کہیں ہو"

طیبہ جسے کہتے ہیں وہ فردوسِ بریں ہے
ہاں موت بھی آئے تو مری موت وہیں ہو

ہو گنبدِ خضریٰ کی زیارت کا شرف تو
ہونٹوں پہ درودوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہو

امت کی رہی فکر جسے آخری دم تک
وہ رحمتِ عالمؐ مرے سرکار تمہیں ہو

تمغہ ہے، سعادت ہے کمالؔ ایسی انگوٹھی
ضو بار اگر نام محمدؐ کا نگیں ہو

برکت سے درودوں کی دولت یہی حاصل کی
"مصروف ثنا خوانی دھڑکن ہے مرے دل کی"

جس رہبرِ کامل سے قرآن ملا مجھ کو
دیوانہ ہوں سیرت کا اس رہبرِ کامل کی

سرکارِ دو عالمؐ کی سنّت پہ چلوں گا میں
اس عزم میں شامل ہے نیت بھی مرے دل کی

جب ذکرِ محمدؐ سے دل بن گیا ہو دریا
کیوں فکر ہو ساحل کی کیوں فکر ہو منزل کی

ہو خوفِ خدا دل میں اور عشقِ محمدؐ ہو
پہچان یہ ہوتی ہے ہر مومنِ کامل کی

سرکارِ دو عالمؐ کی تدبیر کا کیا کہنا
قوت ہی مٹا ڈالی ایک آن میں باطل کی

دشمن جو ستائے تو اس کو بھی دعا دینا
سرکارِ دو عالم سے تعلیم یہ حاصل کی

سو جان سے شامل ہیں انساں بھی ملائک بھی
عظمت ہے کمالؔ ایسی اس نعتیہ محفل کی

☆

(مطبوعہ "انوارِ حرم" کراچی (پاکستان)، ۱۹۹۹ء

غیرت دامنِ یوسف ہے تمہاراؐ دامن
سارے نبیوں سے مقدس ہے نیارا دامن
ہو مسرّت کا زمانہ کہ مصیبت کی گھڑی
''یا نبیؐ ہاتھ سے چھوٹے نہ تمہاراؐ دامن''
پھر کسی اور سہارے کی ضرورت کیا ہے
ہاتھ آجائے نبیؐ کا جو خدارا دامن
اپنے رحمت بھرے دامن سے سہارا دیجے
آج کل تنگ مسلماں کا ہے سارا دامن
ہم کسی غیر کے دامن کو نہ تھامیں گے کبھی
ہاتھ میں جب ہے محمدؐ کا پیارا دامن
ہر نبی کو دیا اللہ نے دامن لیکن
پُرکشش سرور عالمؐ کا ہے پیارا دامن
آپ کی یادِ جو بے ساختہ آئی دل میں
ہو گیا اشک سے تر آج ہمارا دامن
ہاتھ آیا ہے تو تا حشر نہ چھوڑے گا کمالؔ
اس کی بخشش کا ہے سامان تمہاراؐ دامن

طیبہ کی سرزمیں ہے چمن زارِ مصطفیٰ
پھیلے چہار سمت ہیں انوارِ مصطفیٰ

دلکش مدینے کے ہیں کھجوروں کے سب شجر
رحمت سے مالا مال ہے گلزارِ مصطفیٰ

ہو دیکھنا جو چاند ستاروں کی روشنی
"طیبہ میں جا کے دیکھئے انوارِ مصطفیٰ"

صدیقؓ ہیں، عمرؓ بھی ہیں، عثمانؓ اور علیؓ
روشن ہے چاند تاروں سے دربارِ مصطفیٰ

صحرا میں رہنے والے ہوئے فخرِ روزگار
اللہ رے یہ عظمتِ کردارِ مصطفیٰ

غالب نہ ہوگا مجھ پہ کوئی فلسفہ کبھی
پیوست ذہن و دل میں ہیں افکارِ مصطفیٰ

چمکا زمانے میں جو نبوت کا آفتاب
تاریکیوں میں چھپ گئے اغیارِ مصطفیٰ

اس کے سوا کمالؔ نہیں کوئی آرزو
حاصل ہو خواب میں مجھے دیدارِ مصطفیٰ

رسول اللہ سے جس کو دل و جاں سے محبت ہے
وہی دونوں جہاں میں کامراں ہے یہ حقیقت ہے
خدا نے جو کیا ہے فرض وہ اپنی جگہ لیکن
''نبی کی نعت لکھنا اور پڑھنا بھی عبادت ہے''
''خطاؤں سے ہوں آلودہ خدارا بخشوا دیجے''
مری آنکھوں سے ہر لمحہ رواں اشکِ ندامت ہے
کرے کیا حق ادا میری زباں میرا قلم یا رب
ثناخواں تو ہے خود اس کا جو ختمِ نبوت ہے
تصور سے بچھی جاتی ہیں آنکھیں میری طیبہ پر
مدینے کا ہر اک ذرّہ میری آنکھوں میں جنت ہے
نبیؐ کے آستانے کی فضیلت ہو بیاں کیسے
جدھر دیکھو اُدھر اللہ کی رحمت ہی رحمت ہے
کمالؔ اپنی زباں پر کیوں نہ ہو ذکرِ نبیؐ ہر دم
'' ثنا خوانی رسول اللہ کی وجہِ شفاعت ہے''

☆

(مطبوعہ ''ماہنامہ مخدوم جہاں'' نئی دہلی ۱۹۷۹ء)

سرکارؐ کی نسبت سے طیبہ کی فضیلت ہے
یہ ایک صداقت ہے یہ ایک حقیقت ہے
محروم رہے گا وہ اللہ کی رحمت سے
سینے میں نہیں جس کے آقاؐ کی محبت ہے
طیبہ کی زیارت کا حاصل ہو شرف جس کو
گویا کہ اسے حاصل دنیا ہی میں جنت ہے
کچھ کام نہیں آتی بے لوث عبادت بھی
آقاؐ سے محبت ہی ایمان کی دولت ہے
آنکھوں میں بسائیں گے ہم گنبدِ خضریٰ کو
وہ جس کا تصور ہی آقاؐ کی زیارت ہے
پڑھ سکتا ہوں میں جتنا پڑھتا ہوں درود اُن پر
یہ شام و سحر میری خود اپنی ضرورت ہے
سرکار کی مدحت کا حق مجھ سے ادا کیا ہو
مجھ بندۂ عاجز میں اتنی کہاں جرأت ہے
حالات زمانے کے بدتر ہوئے جاتے ہیں
لگتا ہے کمالؔ ایسا نزدیک قیامت ہے

یہی دو وصف ہوتے ہیں کسی بھی مردِ کامل میں
''جلالِ کبریا دل میں جمالِ مصطفیٰ دل میں''
میں وقفِ مدحِ سرکارِ دوعالمؐ ہی رہوں ہر دم
یہی اک آرزو لیتی ہے انگڑائی مرے دل میں
دکھائی کچھ نہیں دیتا مدینے کے سوا مجھ کو
مدینہ بس گیا ہو جیسے میری آنکھ کے تِل میں
خدا شاہد ہے میں نے آزما کر بارہا دیکھا
نبیؐ کا واسطہ کام آیا میری سخت منزل میں
مبارک محفلِ ذکرِ نبیؐ اے مومنو! تم کو
خدا توفیق دے مجھ کو سناؤں نعت محفل میں
نبیؐ کے عاشقوں کو زیر کر دے کوئی دنیا میں
کہاں ہے زور اتنا اے زمانہ! دستِ باطل میں
کمالؔ اب مشغلہ شام و سحر ٹھہرا یہی اپنا
نبیؐ کی یاد خلوت میں نبی کا ذکر محفل میں

☆

(مطبوعہ ''مخدوم جہاں'' دہلی ۱۹۸۸ء)

ساری مخلوق سے برتر ہیں رسول عربیؐ
حسنِ اخلاق کے پیکر ہیں رسول عربیؐ

اب فلک سے نہیں اترے گا صحیفہ کوئی
اب تو بس آخری رہبر ہیں رسول عربیؐ

اور بھی شخصیتیں مجھ کو ہیں محبوب مگر
میرے ایمان کے محور ہیں رسول عربیؐ

وہی کافی ہیں میری راہنمائی کے لیے
جو احادیث کے ازبر ہیں رسول عربیؐ

اِک نظر ہم پہ بھی رحمت کی خدارا کیجے
ہم خطاگار ہیں احقر ہیں رسول عربیؐ

ان کی رحمت کے اجالے ہیں زمیں تا بہ فلک
مہرباں سارے جہاں پر ہیں رسول عربیؐ

فخرِ انساں ہی نہیں فخرِ دو عالم ٹھہرے
اے کمالؔ ایسے پیمبر ہیں رسول عربیؐ

☆

(مطبوعہ ''مخدوم جہاں'' نئی دہلی ۱۹۹۰ء)

آپ ختم الانبیاء ہیں آپؐ فخرِ کائنات
سارے نبیوں سے ہے افضل آپؐ کی پاکیزہ ذات
روح کو ملتی ہے لذت دل کو ملتا ہے سکوں
سب سے پیاری سب سے اچھی ہے مرے آقا کی بات
راہ ہستی میں کبھی ٹھوکر وہ کھا سکتا نہیں
دامنِ سرکار دو عالم جسے آجائے ہات
فرش سے تا عرش ان کا نور ہے پھیلا ہوا
جگمگاتی ہے انہی کے دم سے ساری کائنات
فرش کیا ہے عرش بھی ہے آپ کے زیرِ قدم
سر سے پا تک نور ہے سرکارِ دو عالم کی ذات
حشر تک طیبہ میں ظلمت سر اٹھا سکتی نہیں
''سرورِ کونین سے پُرنور ہے طیبہ کی رات''
سرورِ کونین نے جب کی صدائے حق بلند
گر پڑے خود منہ کے بل کعبے میں سب لات و منات
جو کمالؔ آقاؐ کے ذکرِ پاک میں مشغول ہے
اس کے دامن میں سمٹ آئی ہے ساری کائنات

☆

تیراؐ در کافی ہے مجھ کو یہ جہاں کافی نہیں
میری آنکھوں میں کسی کا آستاں کافی نہیں

فیض و برکت کی ترےؐ کیا حد مقرر ہو سکے
یہ زمیں کافی نہیں یہ آسماں کافی نہیں

موجب تخلیقِ آدم تو ہے میری کیا بساط
تیریؐ مدحت کے لیے میری زباں کافی نہیں

پڑھ رہا ہے تجھ پہ ہر لمحہ خدا خود ہی درود
آدمی کافی نہیں کرّوبیاں کافی نہیں

سرور کونینؐ کی مدحت سرائی کے لیے
صرف لفظوں کا جہاں اے نعت خواں کافی نہیں

کاش! میں بھی عندلیبِ گلشنِ نبویؐ بنوں
ہند میں رہنے کو میرا آشیاں کافی نہیں

☆

(مطبوعہ ''انوارحرم'' کراچی، پاکستان ۱۹۸۹ء)

کہیں اپنے رب کا ہے رازداں، کہیں اپنے رب کا ہے ترجماں

تری ذات میں جو صفات ہیں وہ کسی سے ہو سکے کیا بیاں

ترے نور سے یہ جہاں بنا تجھے ڈھونڈے کوئی کہاں کہاں

ہے خدا کا ذکر جہاں جہاں، ترا ذکر بھی ہے وہاں وہاں

جہاں جبرئیل کے پر جلے ترے پاؤں اس سے پرے گئے

کوئی سمجھے رازِ دروں یہ کیا تری رفعتوں کی ہے حد کہاں

ترا نقش پا جسے مل گیا بڑا خوش نصیب ہے وہ بشر

ترے عشق میں جو فنا ہوا وہی ہر جگہ ہوا کامراں

تری جستجو مری بندگی ترا ذکر میری نماز ہے

تجھے پا کے خود کو مٹا دوں میں جو مجھے ملے ترا آستاں

وہ ہوائے رحمتِ حق چلے کہ کمالؔ دل کی کلی کھلے

یہی آرزو مرے دل میں ہے کہ سنوں بلالؓ کی پھر اذاں

☆

نازشِ انساں و رضواں آپؐ ہیں
گلشنِ دیں کے نگہباں آپ ہیں
آپؐ کی تقلید ہے جاں سے عزیز
حاصلِ ایمان و عرفاں آپؐ ہیں
آپ کی آمد سے ظلمت مٹ گئی
دین کی شمعِ فروزاں آپؐ ہیں
آپؐ سے سیکھا ہے عالم نے شعور
علم و دانش کے دبستاں آپؐ ہیں
آپؐ پر نازاں شبِ معراج ہے
اپنے رب کے ایسے مہماں آپؐ ہیں
آتشِ دوزخ جلا سکتی نہیں
جب مری بخشش کے ساماں آپؐ ہیں
کیوں غمِ دنیا سے گھبرائے کمالؔ
"وجہ تسکینِ دل و جاں آپؐ ہیں"

☆

میرے آقا مدد میری فرمایئے، میرے چاروں طرف غم کا طوفان ہے
دل کو حاصل قرار ایک پل بھی نہیں، ذہن میرا مکمل پریشان ہے
آپؐ حامی ہیں تو مشکلیں کچھ نہیں، آپ کی اِک نگاہِ کرم چاہیے
لب پہ میرے مسلسل ہے صلِّ علیٰ آپؐ کا ذکر جینے کا سامان ہے
آپ کی جس پہ ہو اِک نگاہِ کرم، دور ہو جائیں سب اس کے رنج و الم
جس کو حاصل حمایت رہے آپؐ کی، خود خدا اس بشر کا نگہبان ہے
آپؐ خیر البشر آپ ختمِ رسل، آپ پر ہوں ہزاروں درود و سلام
حوضِ کوثر پہ دیدار ہو آپؐ کا، میرے دل میں یہی ایک ارمان ہے
آپؐ ہیں نا خُدا یا رسولِ خدا، آپؐ سے بس یہی التجا ہے مری
میری کشتی کنارے لگا دیجیے، آج دریا میں ہر سمت طوفان ہے
در بدر میں بھٹکتا ہوں شام و سحر، سخت دشوار ہے زندگی کی ڈگر
آپ ہی اب میری رہبری کیجیے، میری کشتیٔ دل آج ویران ہے
آپؐ ہیں وجہِ تخلیقِ کون و مکاں، فرش سے عرش تک آپؐ کا نور ہے
آدمی کا بڑھا مرتبہ آپؐ سے، آپؐ کا دونوں عالم پہ احسان ہے
آپؐ محبوب رب ہیں رسولِ خدا، رب کے مہمان معراج کی شب ہوئے
مدح کیا کر سکے گا کمالِ حزیں، آپؐ کی سیرت پاک قرآن ہے

☆

لکھتا ہے جو بھی نعت محمدؐ کی شان میں
ہوتا ہے کامیاب وہ دونوں جہان میں

سجتے ہی بزم ذکرِ ولادت رسول کی
"صلِ علیٰ کی دھوم مچی ہے جہان میں"

اہلِ زمین ہی نہیں نازاں رسول پر
رتبہ بلند ان کا ہوا آسمان میں

پڑھتا رہوں درود، دعا بھی قبول ہو
تاثیر دے خدا مجھے میری زبان میں

اسریٰ کی شب خدا نے بُلایا جو عرش پر
پہنچے زمیں سے عرش پہ وہ ایک آن میں

پیارے نبیؐ نے پیار سے جینا سکھا دیا
انساں کی قدر ورنہ کہاں تھی جہان میں

اے کاش! میں بھی رہتا دیارِ رسول میں
لگتا نہیں ہے دل مرا ہندوستان میں

☆

(مطبوعہ "آزاد ہند" کلکتہ)

خاطر میں نہ لاؤ کبھی ہستی کے زیاں کو
مل جائے درِ پاکؐ تو ٹھکرا دو جہاں کو

یہ سرورِ کونین کی ہے مدح سرائی
یاں حد سے سوا چاہئے تعظیم زباں کو

جو نور کہ بخشا ہے محمدؐ کو خدا نے
وہ نور میسر ہے کہاں کاہکشاں کو

اللہ رے یہ معجزۂ شاہ مدینہ
گلزار اِرم کر دیا ہر باغ خزاں کو

انسان تھا حیوان صفت آپؐ سے پہلے
تہذیب عطا آپؐ نے کی سارے جہاں کو

ہر وقت رہے وقف قلم ذکرِ نبیؐ میں
کر میرے خدا زور عطا میری زباں کو

طاقت سے نہ دولت سے نہ شمشیر و سناں سے
"گرویدہ کیا آپؐ نے الفت سے جہاں کو"

میں عمر کمالؔ اپنی مدینے میں گزاروں
دیکھے نہ کبھی آنکھ مری بادِ خزاں کو

☆

(مطبوعہ "مجلسِ احباب ملت" (کراچی پاکستان)

ہو اِک نگاہ کرم یا نبیؐ خدا کے لیے
زباں ہے وقف مری آپؐ کی ثنا کے لیے

بیاں ہو تیری ثنا کیا بشر سے جب حق نے
کتاب اتاری مقدس تری ثنا کے لیے

نہ پوچھے اس کے مقدر کا مرتبہ کوئی
فنا جو عشق محمدؐ میں ہے بقا کے لیے

خدا کے بعد محمدؐ کا نام آتا ہے
خدا نبیؐ کے لیے ہے نبیؐ خدا کے لیے

ہے اِتباعِ محمدؐ متاعِ کون و مکاں
تو کیوں نہ نذر کروں جان مصطفیٰ کے لیے

قبول کر کے رہے گا خدا بفیضِ رسولؐ
اٹھاؤ ہاتھ خدارا ذرا دعا کے لیے

کمال صبحِ بقا کی اگر تمنّا ہے
قلم کو وقف کرو مدحِ مصطفیٰ کے لیے

جو جاتا ہے آنا نہیں چاہتا ہے
مدینے کی وہ روح پرور فضا ہے

مشیت ازل سے ہے خود ناز فرما
کہ نورِ محمدؐ سے عالم بنا ہے

اسے مل گئیں نعمتیں دو جہاں کی
جسے دامنِ مصطفیٰؐ مل گیا ہے

ہے خوفِ خدا سے جو لبریز ہر دم
مجھے عشقِ احمدؐ سے وہ دل ملا ہے

یہ حق ہے نہیں کوئی شک اس میں باقی
"ثنائے محمدؐ ثنائے خدا ہے"

نہیں جس کے دل میں صحابہ کی الفت
یہ سمجھو خدا اس بشر سے خفا ہے

☆

مطبوعہ "آزاد ہند" کلکتہ ۲۰۰۱ء

فخرِ ارض و سما ہیں رسولؐ خدا
نازشِ انبیاء ہیں رسولؐ خدا
اب کسی رہنما کی ضرورت نہیں
جب مرے رہنما ہیں رسولؐ خدا
کیوں پریشان ہو تم غمِ دہر سے
بیکسو! آسرا ہیں رسولؐ خدا
حشر میں بخشوائیں گے امّت کو جو
وہ شفیع الوریٰ ہیں رسولؐ خدا
دور تاریکیاں اُن کے دم سے ہوئیں
ایسے نورِ خدا ہیں رسولؐ خدا
جن کی تعریف قرآں کے پاروں میں ہے
وہ شہِ دوسرا ہیں رسولؐ خدا
ڈوب سکتی نہیں میری کشتی کبھی
جب مرے ناخدا ہیں رسولؐ خدا
اے کمالؔ ان کا دامن نہ چھوڑو کبھی
شمعِ راہِ ہدیٰ ہیں رسولؐ خدا

مجھ کو دنیا میں شہرت نہ زر چاہیے
صرف شاہ مدینہ کا در چاہئے
جس پہ چل کر مدینہ پہنچ جاؤں میں
اے صبا! مجھ کو وہ رہگزر چاہیے
خوشبوؤں سے معطّر ہوں جن کی فضا
مجھ کو دلکش وہ شام و سحر چاہیے
ہوں گی حاصل زمانے کی سب نعمتیں
صرف اللہ کا دل میں ڈر چاہیے
جو دیارِ نبیؐ تک مرے ساتھ ہو
مجھ کو وہ معتبر ہمسفر چاہیے
سبز گنبد کا دیدار ہو جائے گا
ان کی شفقت بھری اِک نظر چاہیے
جس کے صدقے سنور جائے عقبیٰ مری
مجھ کو جینے کا ایسا ہنر چاہیے
چاہتے ہو کمالؔ اپنی بخشش اگر
دل میں عشقِ نبیؐ جلوہ گر چاہیے

کمالؔ اپنے رب سے یہ میں نے دعا کی
"عطا ہو غلامی درِ مصطفیٰ کی"
ہو عظمت بیاں کیا رسولؐ خدا کی
خدا نے امامت جہاں کی عطا کی
پلاتے ہیں وہ اہلِ ایماں کو کوثر
نہیں کوئی حد ان کے جود و سخا کی
اس احسان کا شکر کیسے ادا ہو
خدا نے جو ایماں کی دولت عطا کی
حسینؓ و حسنؓ یاد آتے ہیں مجھ کو
مجھے یاد آتی ہے جب کربلا کی
رسولؐ خدا کی عبادت کے صدقے
بڑھی قدر عالم میں غارِ حرا کی
خدا نے مسلماں کیا منکروں کو
نبیؐ نے جو طائف میں دل سے دعا کی
عبا اور قبا کی نہیں حیثیت کچھ
کمالؔ اصل قیمت ہے رب کی رضا کی

☆

(مطبوعہ "آزاد ہند" کلکتہ ۱۹۹۹ء)

وہ لطف زندگی کا کہاں سوز و ساز میں
ملتا ہے آدمی کو مزہ جو نماز میں
آقا کی بندگی کا ادا کر رہے ہیں حق
دل کو جھکا رہے ہیں جو سر کے جواز میں
اللہ رے یہ شانِ کریمی تو دیکھئے
''ابرِ کرم کی ہوتی ہے بارش حجاز میں''
اسریٰ کی شب خدا سے ہوئی کیا نبیؐ کی بات
اس گفتگو کا سارا خلاصہ ہے راز میں
سجدوں میں ہو سکے گا نہ پیدا کبھی سرور
عشقِ نبیؐ اگر نہ ہو شامل نماز میں
ہوں گے در رسولؐ پہ حاضر کبھی جو ہم
دیکھیں گے ہم بھی رحمتِ باراں حجاز میں
بندے کی ہر خطا کو وہ کرتا ہے در گزر
عفو و کرم کی شان ہے بندہ نواز میں
یہ بھی کمالؔ شومیٔ قسمت سے کم نہیں
طیبہ کو جس نے دیکھا نہ عمرِ دراز میں

☆

مطبوعہ ماہنامہ ''ہدایت کا راستہ'' نئی دہلی ۲۰۰۵ء

کاش! اِک بار محمدؐ کا نگر دیکھ سکے
یا خدا پھر نہ کوئی شہر نظر دیکھ سکے

بھول جائیں گے زمانے کے نظارے سارے
گنبدِ خضریٰ کو آنکھوں سے اگر دیکھ سکے

نور ہی نور ہیں سرکار ز سر تا بہ قدم
"جسم تو اس لیے پایا کہ بشر دیکھ سکے"

کیسے لوٹ آئے وہ اِک پل میں خدا سے مل کے
کس میں ہمّت ہے کہ یہ بابِ سفر دیکھ سکے

اس سے بڑھ کر نہ کوئی اور سعادت ہوگی
یہ نظر گر مری اللہ کا گھر دیکھ سکے

رحمتِ سرورِ کونینؐ ہے چاروں جانب
دیکھنے والا جدھر چاہے اُدھر دیکھ سکے

بس یہی آرزو رہتی ہے ہمیشہ دل میں
روضۂ سرورِ عالمؐ کو نظر دیکھ سکے

دیکھ لے روضۂ اقدس کو جو اک بار کمالؔ
تو نظر پھر نہ کبھی شمس و قمر دیکھ سکے

☆

(مطبوعہ روزنامہ "اخبار مشرق" کلکتہ ۲۰۰۲ء)

ملائکہ کے لیے ہے نہ آدمی کے لیے
خدا کے بعد ہے ساری ثنا نبیؐ کے لیے
کیا خدا نے نہ محتاجِ رہبری مجھ کو
"رسولِ پاک کی سیرت ہے رہبری کے لیے"
دیا رسولِ خدا نے یہ آدمی کو سبق
کہ صرف ذات خدا کی ہے بندگی کے لیے
پڑھیں کتابِ خدا اُسوۂ نبیؐ پہ چلیں
بھٹک رہے ہیں جو ایماں کی روشنی کے لیے
وہ ذات صرف محمدؐ کی ہے کسی کی نہیں
صحابہؓ وقف ہوئے جس کی پیروی کے لیے
فدا ہیں حضرتِ صدیق کی صداقت پر
نثار کرتے ہیں ہم جان و دل علیؓ کے لیے
کمالؔ عرش پہ مہمان وہ خدا کے ہوئے
کہاں یہ رتبۂ معراج ہر کسی کے لیے

☆

سرکارِ دو عالم کے صدقے اس راز کو ہم نے جانا ہے
عقبیٰ ہے حقیقت ایماں کی دنیا تو فقط افسانا ہے
قرآن جو پڑھتا ہے ہر دم، کرتا ہے حدیثوں پر جو عمل
اس کو نہ کبھی دیوانہ کہو وہ شخص بڑا فرزانا ہے
ویسے تو جہاں کے شہروں میں ملتے ہیں ہزاروں میخانے
طیبہ کی گلی کوچوں میں مگر رحمت کا عجب میخانہ ہے
صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ ایوانِ نبیؐ کے تارے ہیں
ان میں سے کسی کا بھی ہو عمل اسلام کا اِک پیمانا ہے
دہشت گردی سے نفرت ہے ہم امّت ہادیٔ اعظم ہیں
اسلام ہے امن کا گہوارہ یہ سب کو ہمیں بتلانا ہے
اُس خلدِ بریں کی عظمت کا اندازہ لگائے کیا کوئی
''طیبہ کا ہے وہ دربار جہاں جبریل کا آنا جانا ہے''
ہم عاشقِ سرورِ عالم ہیں اعلان کمالؔ یہ کرتے ہیں
اب ہم کو نبیؐ کی مدحت میں لکھ لکھ کے نعت سنانا ہے

☆

(مطبوعہ روزنامہ ''قومی تنظیم'' پٹنہ ۲۰۰۴ء)

شرحِ قرآنِ نبی ہے آپؐ کے کردار میں
اس لیے ہم کھو گئے ہیں آپؐ کے افکار میں
روشنی جو ہے مدینے کے درو دیوار میں
ہو نہیں سکتی وہ دنیا کے کسی بازار میں
رحمتِ سرکارِ دو عالم کے قدموں کے طفیل
روشنی ایمان کی پھوٹی حرا کے غار میں
میں ہجومِ درد و غم میں رہ کے گھبراتا نہیں
"ہے چراغِ مصطفیٰ روشن مرے افکار میں"
آپؐ جب اسریٰ کی شب اللہ سے ملنے گئے
برق سے زیادہ تھی تیزی آپ کی رفتار میں
صرف ذکرِ سرورِ کونین سے بہلائیں دل
جب رہیں مصروف ہم دنیا کے کاروبار میں
ہے دعا اے خالقِ اکبر! یہی شام و سحر
اسوۂ سرکارؐ ہو گفتار میں کردار میں
میرے لب پہ نام ہو پیہم ترے محبوب کا
حاضری جب ہو مدینے کے حسیں دربار میں
مدحتِ سرکارِ دو عالم جو کی میں نے کمالؔ
بس گئی خوشبو درودوں کی مرے اشعار میں

واقعہ ہجر کا میں کروں کیا بیاں میری آنکھوں میں اشکوں کا طوفان ہے
دیکھ لیتے دیارِ نبیؐ آنکھ سے، کچھ نہ اس کے سوا اور ارمان ہے
سارے عالم کی سیر و سیاحت کرے، نامکمل رہے پھر بھی اس کا سفر
دیکھ لے جو دیارِ نبیؐ آنکھ سے ہر سفر بالیقیں اس کا آسان ہے
خواہ گفتار ہو، خواہ کردار ہو، اسوۂ مصطفیٰ کی ہو شامل جھلک
دیکھتے ہی خدا یاد آنے لگے عاشقِ مصطفیٰ کی یہ پہچان ہے
کیا زمانہ دکھائے گا آنکھیں ہمیں، رہنما ہیں ہمارے رسولِ خدا
ہم سے حاصل زمانے کو ہے روشنی یہ غلط ہے مسلماں پریشان ہے
سامنے ہے مرے سیرتِ مصطفیٰ اور دل میں نہاں خوف اللہ کا
گمرہی کا مجھے کوئی خطرہ نہیں، میرے ہونٹوں پہ تفسیرِ قرآن ہے
کیا کروں گا کھو لے کے میں مال و زر، زندگی تو حقیقت میں ہے عارضی
کر رہا ہوں حمایت میں اسلام کی، میری بخشش کو کافی یہ سامان ہے
آپؐ نے جو کہا کر کے ثابت کیا، دشمنوں کو محبت سے قائل کیا
دے رہی ہے گواہی کتابِ خدا، آپ کا ہر عمل حق کی میزان ہے
جن کے سینے میں حبِ محمدؐ نہیں، جس کے دل میں صحابہؓ کی عظمت نہیں
بے گماں اس کے بارے میں شک یہ مجھے کیسے سمجھوں وہ کامل مسلمان ہے

نہایت روح پرور دلربا طیبہ کی نگری ہے
زمیں پر گویا فردوسِ بریں آقاؐ کی نگری ہے
قرار جاں میسر ہے یہاں پر آنے والوں کو
سکون و امن کی مظہر شہِ بطحیٰ کی نگری ہے
نہیں تفریقِ رنگ وبو کبھی اس کی فضاؤں میں
جو خوشبو سب کو دے یہ اس گلِ تازہ کی نگری ہے
معلم ہیں محمد مصطفیٰ سارے زمانے کے
"جسے کہتے ہیں شہرِ علم وہ طیبہ کی نگری ہے"
خدا توفیق دے مجھ کو کہ دیکھوں گنبدِ خضریٰ
نہاں ہے جو مری آنکھوں میں وہ آقا کی نگری ہے
یہ ہے دارالاماں عظمت کمالؔ اس کی بیاں کیا ہو
نرالی دونوں عالم میں مرے شاہا کی نگری ہے

در رسولؐ کے امید وار ہم بھی ہیں
مدینہ جانے کو ہاں بے قرار ہم بھی ہیں

حضور! ہم پہ بھی چشمِ کرم کی بارش ہو
شکارِ گردشِ لیل و نہار ہم بھی ہیں

جو ان کے روضۂ اقدس کی خاک مل جائے
''تو سر اٹھا کے کہیں تاجدار ہم بھی ہیں''

درود پڑھتے ہیں انؐ پہ بھی ان کی آل پہ بھی
کہ شاہ کون و مکاں پر نثار ہم بھی ہیں

رسولؐ پاک کے صدقے دیار فانی میں
غریب ہوتے ہوئے باوقار ہم بھی ہیں

جو دیکھیں گنبدِ خضریٰ تو دیکھتے ہی رہیں
اس آرزو کے لیے اشکبار ہم بھی ہیں

وہ وقت آئے کہ چومیں کمالؔ جالی کو
تو خود سمجھیں کہ اِک شاہکار ہم بھی ہیں

شہرِ طیبہ کا ہر اک ذرہ مری آنکھوں میں ہے
کھویا کھویا دل مرا سرکارؐ کی یادوں میں ہے
میرے دل میں اور ہونٹوں پر ہے ہر لمحہ درود
یادِ سرکارِ دو عالمؐ ضوفشاں سانسوں میں ہے
کیوں نہ میں پڑھتا رہوں قرآن ہر دم صبح و شام
دولتِ دنیا و دیں قرآن کے پاروں میں ہے
ایسا لگتا ہے کہ میں ہوں روضۂ اقدس کے پاس
"سبز گنبد کی تجلی جلوہ گر آنکھوں میں ہے"
جو مدینے میں سکوں ہے وہ کہیں ملتا نہیں
ذکر یہ پیہم جہاں کے سارے سیّاحوں میں ہے
ڈھونڈنے سے بھی نہیں تاریخ میں ملتی نظیر
مرتبہ اصحاب صفہ سا کہاں شاہوں میں ہے
بیکسوں کے واسطے تھے وقف اصحابِ رسول
اب کہاں اخلاق وہ باقی مسلمانوں میں ہے
میں دیارِ ہند کا شہری ہوں یہ سچ ہے مگر
دیکھ اے شہرِ مدینہ! دل تری راہوں میں ہے
سیرتِ سرکارؐ کا یہ ہے کمالِ اِک معجزہ
جو تھا ان کے دشمنوں میں وہ بھی مداحوں میں ہے

☆

زمیں سے عرش تک ہے ہر طرف چرچہ محمدؐ کا
کہ ہے چاروں طرف پھیلا ہوا جلوہ محمدؐ کا
خدا نے بخش دی جاگیر یہ خود اپنے دلبر کو
مدینہ بھی محمدؐ کا ہے مکّہ بھی محمدؐ کا
ازل سے تا ابد نورِ مجسم ذات ہے ان کی
کسی نے آج تک دیکھا نہیں سایہ محمدؐ کا
یقیں کامل ہے وہ ہے مستحق جنت کا اے واعظ!
کہ جس نے خواب میں دیکھا کبھی چہرہ محمدؐ کا
اثاثہ گھر کا سارا مسجدِ نبویؐ میں لے آئے
ہوئے صدیق اکبرؓ ایسا دیوانہ محمدؐ کا
بشر تو کیا بشر، اللہ پڑھتا ہے درود اُن پر
مسلسل قدسیوں کے لب پہ ہے چرچا محمدؐ کا
خدا سے عرش پر ملنے شبِ معراج جب پہنچے
دل و جاں سے خدا خود ہو گیا شیدا محمدؐ کا
کمالؔ ان کی ثنا کا حق ادا ہم کر نہیں سکتے
فقط اللہ واقف ہے جو ہے رتبہ محمدؐ کا

☆

(مطبوعہ ماہنامہ ''ہدایت کا راستہ'' دہلی ۲۰۰۶ء)

عشق کی ابتدا ہے مدحِ رسولؐ
عشق کی انتہا ہے مدحِ رسولؐ

کر سکے گا کوئی کیا مدحِ رسولؐ
کر رہا ہے خود خدا مدحِ رسولؐ

کھل اٹھے گی زندگی مثلِ گلاب
کیجیے صبح و مسا مدحِ رسولؐ

کھولتی ہے اہلِ ایماں کے لیے
بندگی کا راستہ مدحِ رسولؐ

ہم ثنا کرتے ہیں اوروں کی مگر
ہر ثنا سے ہے سوا مدحِ رسولؐ

میرے دل میں ہے یہی اِک آرزو
میرے لب پہ ہو سدا مدحِ رسولؐ

مجھ کو ہر دشوار منزل میں کمالؔ
بخشتی ہے حوصلہ مدحِ رسولؐ

☆

منقبتیں

منقبت بحضور حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جب بیاں کرتا ہوں دل سے وصفِ توقیر علیؓ
رقص کرتی ہے مری آنکھوں میں تصویرِ علیؓ

صاحب سیف و قلم حق نے بنایا ہے انہیں
شاہکارِ علم ہے عالم میں تحریرِ علیؓ

ہیں صحابی بھی نبیؐ کے اور ہیں داماد بھی
اللہ اللہ! کس بلندی پر ہے تقدیرِ علیؓ

پیر دشمن کے اُکھڑ جاتے تھے پڑتے ہی نظر
اِک جھلک جس دم چمک جاتی شمشیر علیؓ

مرحبا! مرحب کو للکارا تھا خیبر کے قریب
یاد ہے اب تک زمانے کو وہ تقریرِ علیؓ

عشق احمدؐ کی بدولت اور خدا کے فضل سے
صحنِ کعبہ میں نظر آتی ہے تنویرِ علیؓ

ہے دعا کر قوت بازوئے حیدر یا خدا
ہاتھ میں پھر ہو مسلمانوں کے شمشیرِ علیؓ

ذکر جنگِ بدر کا ہو یا اُحد کا اے کمالؔ
گونجتی ہے آج بھی کانوں میں تکبیرِ علیؓ

☆

منقبت بحضور حضرت امام حسین عالی مقامؓ

میری آنکھوں میں ہیں پھیلے ہوئے انوارِ حسینؓ
کاش! ہو جائے تصور ہی میں دیدارِ حسینؓ
سربلندی کے لیے سر بھی کٹانا ہوگا
ہم کو احساس دلاتا ہے یہ ایثارِ حسینؓ
اپنے ایمان کو مضبوط بنانے کے لیے
دوستو! قابلِ تقلید ہیں افکارِ حسینؓ
پھر ہے سرگرم ہر اک سمت یزیدی لشکر
اس لیے پھر یہ زمانہ ہے طلبگارِ حسینؓ
صبر اور شکر کی تصویرِ مجسم کہیے
ایسا پاکیزہ ہے آئینۂ کردارِ حسینؓ
ہو گئے عون و محمد بھی رہِ حق میں شہید
ننّھے بچے بھی تھے کس درجہ وفادارِ حسینؓ
لکّھی جائے گی لہو سے شہداء کی تاریخ
اس حقیقت سے تھے نا آشنا اغیارِ حسینؓ
ایک تو ہی نہیں شبیر کا مدّاح کمالؔ
چودہ صدیوں سے زمانہ ہے طرفدارِ حسینؓ

☆

منقبت در شانِ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ

مخزنِ کشف و اسرار غوث الوریٰؒ
سارے ولیوں کے سردار غوث الوریٰؒ

پڑتے ہی آپ کی اِک نگاہِ کرم
اچھے ہوتے ہیں بیمار غوث الوریٰؒ

اس حقیقت سے واقف ہیں اہلِ نظر
ہیں تصوف کے معمار غوث الوریٰؒ

جسمِ اطہر کی تعریف ہو کیا بیاں
سر سے پا تک ہیں انوار غوث الوریٰؒ

ناز کرتے ہیں جنّ و بشر آپ پر
حق نے بخشا وہ کردار غوث الوریٰؒ

آپؒ ہیں وارث احمدِ مصطفیٰﷺ
اور علیؓ کے طرفدار غوث الوریٰؒ

آپؒ کا پڑھ کے دیوان[1] کہنا پڑا
ہیں بہت اعلیٰ اشعار غوث الوریٰؒ

کیوں نہ تھاموں کمالؔ ان کے دامن کو میں
جب ہیں تقویٰ کے معیار غوث الوریٰؒ

☆

[1] حضرت غوث پاکؒ کے دیوان کا منظوم اردو ترجمہ پڑھ کر یہ شعر ہوا۔

منقبت در شانِ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

جینے کی تمنا ہے اجمیر کی گلیوں میں
مرنے کا ارادہ ہے اجمیر کی گلیوں میں
روکے گا زمانہ کیا میں جاؤں گا سر کے بل
خواجہ نے بلایا ہے اجمیر کی گلیوں میں
جس سمت نظر کیجے انوار کی بارش ہے
جنت کا نظارہ ہے اجمیر کی گلیوں میں
ہیں عشق میں خواجہ کے ڈوبے ہوئے متوالے
مستوں کا بسیرا ہے اجمیر کی گلیوں میں
ہر ذرے میں دیکھو تو توحید کے نغموں کا
بہتا ہوا دھارا ہے اجمیر کی گلیوں میں
سیراب جو کرتا ہے بہتا ہی جو رہتا ہے
رحمت کا وہ چشمہ ہے اجمیر کی گلیوں میں
میں نے یہ کمالؔ اکثر دیکھا ہے وہاں جا کر
دیوانہ سنبھلتا ہے اجمیر کی گلیوں میں

منقبت درشانِ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

قطبِ کون و مکاں غریب نوازؒ
رہبرِ عارفاں غریب نوازؒ
مونسِ بے کساں غریب نوازؒ
ساقیِ تشنگاں غریب نوازؒ
میں گدا ہوں تو ہے سخی داتا
میں کہاں تو کہاں غریب نوازؒ
دے دے عثمانؒ کا مجھے صدقہ
دل ہے غم کا مکاں غریب نوازؒ
فیض سے تیرے بن گئے ذرّے
انجم و کہکشاں غریب نوازؒ
گلستانِ علیؓ کا تو ہے گلاب
تو ہے رشکِ جناں غریب نوازؒ
پڑھ رہے ہیں ملائکہ بھی درود
چوم کر آستاں غریب نوازؒ
عہدِ اسلامی ہند کا تو ہے
شاہ ہندوستاں غریب نوازؒ

☆

منقبت درشانِ حضرت خواجہ غریب نوازؒ

تیرا عمل قرآن ہے خواجہؒ
یہ میرا ایمان ہے خواجہؒ
نام ترا لینے والوں کی
ہر مشکل آسان ہے خواجہؒ
تجھ سے ارادت ہے جس کو وہ
خوش قسمت انسان ہے خواجہؒ
دیکھ کے تیرا چہرۂ انور
خلقِ خدا قربان ہے خواجہؒ
ہند میں کی اسلام کی خدمت
یہ تیرا احسان ہے خواجہؒ
سارے مشائخ تیرے پرجا
تو سب کا سلطان ہے خواجہؒ
اللہ اللہ تیری بزرگی
تیری نرالی شان ہے خواجہؒ
چشتی، فریدی یا ہو نظامی
سب میں تِری پہچان ہے خواجہؒ
تیرا دامن تھامے رہنا
بخشش کا سامان ہے خواجہؒ
نذر کمالؔ اشعار کرے کیا
تجھ پہ نچھاور جان ہے خواجہؒ

(سالانہ عرس حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے موقع پر اپریل ۱۹۸۴ء میں یہ منقبت پڑھی گئی)

منقبت در شانِ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

یہ جشنِ نو بہاری ہے نظام الدین چشتیؒ کا
چمن پر رنگ طاری ہے نظام الدین چشتیؒ کا
بھلا سکتی نہیں دنیا یہ ان کے کارناموں کو
بہت احسان بھاری ہے نظام الدین چشتیؒ کا
کئی صدیاں ہوئیں تشریف لائے تھے مگر اب تک
''جہاں میں فیض جاری ہے نظام الدین چشتیؒ کا''
کوئی کانٹا بچھائے تو بچھانا پھول راہوں میں
یہ درسِ انکساری ہے نظام الدین چشتیؒ کا
وہ طرز زندگی جس پر زمانہ ناز کرتا ہے
وہ طرز حق شعاری ہے نظام الدین چشتیؒ کا
بھرے جب تک مرادوں سے نہ دامن در نہ چھوڑے گا
کمال ایسا بھکاری ہے نظام الدین چشتیؒ کا

☆

منقبت در شانِ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

نازشِ دو جہاں نظام الدینؒ
فخرِ ہندوستاں نظام الدینؒ

آسماں سے بھی ہے بلند بہت
آپ کا آستاں نظام الدینؒ

جس بلندی پہ آپ فائز ہیں
کون پہنچا وہاں نظام الدینؒ

ذرّے بن جائیں پل میں شمس و قمر
ہوں اگر مہرباں نظام الدینؒ

منفرد ہے سدا بہار بھی ہے
آپ کا گلستاں نظام الدینؒ

کیجئے مجھ پہ اک نگاہ کرم
عرس کا ہے سماں نظام الدینؒ

چھوڑ کر آستاں کہاں جائیں
آپ کے تشنگاں نظام الدینؒ

چشمۂ فیض ہر طرف ہے رواں
"فیض بخشِ جہاں نظام الدینؒ"

دل کی پوری مراد ہوگی کمالؔ
مجھ پہ ہیں مہرباں نظام الدینؒ

(۱۳/دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضرت کے سالانہ عرس کے موقع پر یہ منقبت پڑھی گئی)

منقبت در شانِ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

رتبہ ہے بڑا اعلیٰ محبوب الٰہیؒ کا
کونین میں ہے چرچا محبوب الٰہیؒ کا
ہے دھوپ قیامت کی رستے میں تو کیا غم ہے
ہے سر پہ مرے سایہ محبوب الٰہیؒ کا
وہ شاہ و گدا سب پر رکھتے ہیں نظر یکساں
" مشرب ہے محبت کا محبوب الٰہیؒ کا
وہ شمس و قمر بن کے چمکے گا زمانے میں
پالے گا جو نقشِ پا محبوب الٰہیؒ کا
محشر میں خدا مجھ سے پوچھے گا تو کہہ دوں گا
دیوانہ ہوں دیوانہ محبوب الٰہیؒ کا
اعزاز اسے سمجھوں آنکھوں سے لگاؤں گا
مل جائے جو خاک پا محبوب الٰہیؒ کا
ہر قول و عمل ان کا اپنانے کے قابل ہے
کردار ہے پاکیزہ محبوب الٰہیؒ کا
تفصیل سراپا کا پوچھو نہ کمالؔ ان کے
ہر عضو ہے آئینہ محبوب الٰہیؒ کا

☆

منقبت در شانِ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

(مدفون پاک پٹن پاکستان)

تیرا دامن تھام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
میں نے خرد سے کام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
اپنے رنگ میں رنگ لے مجھ کو بس اتنی سی گزارش ہے
دل سے تیرا نام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
کام آنا مخلوق خدا کے بھی تو ایک عبادت ہے
تجھ سے یہ پیغام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
اس کی کشتی بیچ بھنور میں ڈوب کے پالے گی منزل
جس نے تیرا نام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
تو سخی داتا میں ہوں بھکاری کچھ تو کرم کی بھیک ملے
عجز سے میں نے کام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
قدموں کی کچھ خاک عطا کر اے باباؒ کاکیؒ کے وارث
حسنِ طلب سے کام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
تیرے چاہنے والوں میں اک نام میرا بھی ہے شامل
تجھ سے یہ انعام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ
شکر ہے رب کا آج کمالؔ نے تیرے صدقے ہاتھوں میں
وحدت حق کا جام لیا ہے بابا داتا گنج شکرؒ

☆

منقبت در شانِ حضرت صابر کلیریؒ (روڑکی شریف)

بابا صابرؒ بلا لیجے کلیر مجھے
آپؒ کی یاد آتی ہے اکثر مجھے

اک نگاہِ کرم مجھ پہ صابر پیا
زندگی لگ رہی ہے یہ دوبھر مجھے

آپؒ کی یاد میں گم ہوں شام و سحر
لطف کیا دے بھلا کوئی منظر مجھے

جاگ اٹھے دفعتاً یہ مقدر مرا
خاک در کی اگر ہو میسر مجھے

خواب ہی میں سہی میرے صابر پیا
کاش! دکھلایئے روئے انور مجھے

آپؒ کا نام لیتے ہی منزل ملی
آپؒ جیسا ملے گا نہ رہبر مجھے

ہو کمالؔ اگر میرا کلیر میں گھر
کر سکے گی یہ دنیا نہ بے گھر مجھے

☆

منقبت درشانِ حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ بہار شریف

فردوسی بزرگوں سے جس کو ہو جائے عقیدت کیا کہنا
مخدوم[1] سے جس کو نسبت ہو اس شخص کی قسمت کیا کہنا

دو چار برس کی بات نہیں صدیوں سے خدا کی رحمت سے
جاری ہے سبیل لطف و کرم آقا کی عنایت کیا کہنا

سرکار دو عالمؐ سے جس کو تعلیم ملی ہو بہیا[2] میں
وہ ذات فقط مخدوم کی ہے اس ذات کی عظمت کیا کہنا

جو ان کی ہے مکتوبات صدی، قرآن و حدیث پہ مبنی ہے
ہے اہلِ بصیرت کی خاطر آئینۂ حکمت کیا کہنا

شاہد ہے زمانہ خود اس کا یہ وصف فقط مخدوم کی ہے
شہرت سے الگ رہ کر کی ہے جو دین کی خدمت کیا کہنا

روشن ہے چراغ علم و عمل اب بھی مخدوم کی نگری میں
جاری ہے چشمۂ فیض ان کا اللہ رے برکت کیا کہنا

پی پی کے مئے حق ہوتے ہیں سرشار ابھی تک دیوانے
اس خانقہِ فردوسی کے پیمانے کی لذت کیا کہنا

ہو عرس کے موقع پر آقاؐ اک خاص نگاہ لطف و کرم
با چشمِ نم حاضر ہے کمالؔ آقا یہ سعادت کیا کہنا

[1] حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ مخدوم الملک کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ [2] بہیا ضلع بھوجپور میں واقع ہے، جو آرہ کا مشہور جنگل ہے جہاں حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری نے ۱۲ سال تک عبادت کی۔

منقبت در شانِ حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

گزاروں عمر مخدوم جہاں تیری رفاقت میں
لٹا دوں میں متاع جاں تری راہ محبت میں

خدا نے تجھ کو بخشی ہے، فقیری میں شہنشاہی
فنا کر دی ہے تو نے زندگی حق کی عبادت میں

حسین ابن علیؓ کا راستہ تجھ کو پسند آیا
گزاری زندگی تو نے سدا صبر و سخاوت میں

ہے ہر پہلو سے تیری ذات خود تعظیم کے قابل
خدا نے خوبیاں بھر دی ہیں ایسی تیری سیرت میں

ہجوم اولیاء میں ہے مقام اعلیٰ بہت تیرا
تو سلطانِ محققین ہے علمِ شریعت میں

خدا سے ہے دعا تعبیر اس کی خوبصورت ہو
کہ جو کچھ خواب میں دیکھا وہ ڈھل جائے حقیقت میں

نبیؐ نے دی تجھے تعلیم خود بہیا کے جنگل میں
کہ حاصل ہے رسائی تجھ کو دربار رسالت میں

نہیں ثانی کمالؔ ان کا کوئی پوچھے تو یہ کہہ دو
شریعت میں طریقت، معرفت میں اور حقیقت میں

☆

منقبت در شانِ حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

خود خدا نے ہے بڑھایا مرتبہ مخدومؒ کا
قدسیوں کے لب پہ بھی ہے تذکرہ مخدومؒ کا

مست ہو کر پی رہے ہیں آج سارے بادہ خوار
فی سبیل اللہ وا ہے میکدہ مخدومؒ کا

پھیلتا ہی جا رہا ہے چاروں جانب دیکھئے
نور کا اک سلسلہ ہے سلسلہ مخدومؒ کا

نعمتِ دنیا و دیں سے ہو گیا وہ سرفراز
جس نے اپنا یا جہاں میں راستہ مخدومؒ کا

اُسوۂ ختم الرُّسل پر گامزن ہردم رہے
نور حق کا آئینہ ہے آئینہ مخدومؒ کا

کیوں نہ ان کی ذات پر نازاں ہوں سب اہل جہاں
منفرد فردوسیہ ہے سلسلہ مخدومؒ کا

اس حقیقت کو سمجھتے ہیں فقط اہلِ نظر
شاہ سے اعلیٰ ہے رتبے میں گدا مخدومؒ کا

بھر کے جائیں گے سبھی دامن مرادوں سے کمالؔ
زائرینِ عرس کو ہے آسرا مخدومؒ کا

☆

منقبت در شانِ حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

جشن محبت عام ہوا ہے شرفا پیا کے آنگن میں
جام حقیقت چھلک رہا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

لب پر ان کا نام آتے ہی درد و الم سب دور ہوئے
میری مراد کا پھول کھلا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

رونقِ بزم مظفر بلخی[۱]، شیخ آمون[۲] اور نوشہ[۳] ہیں
شمس و قمر کا گلدستہ ہے شرا پیا کے آنگن میں

ہوتی ہے انوار کی بارش روضۂ اقدس پر ہردم
اور فرشتوں کا میلہ ہے شرفا پیا کے آنگن میں

ان کی تصنیفات مقدس علم شریعت کی ہیں مظہر
سب نے حاصل فیض کیا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

عرسِ مبارک کے موقع پر خاص خدا کی رحمت ہے
چاہنے والوں کا ڈیرہ ہے شرفا پیا کے آنگن میں

دین کی خدمت خاموشی سے کرتے ہیں سارے فردوسی
اس کا انکشاف ہوا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

آؤ گاؤ رقص کرو پھر مور کی صورت دیوانو!
سایہ فگن دشتِ بہیا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

جشنِ بہاراں کیوں نہ منائیں ہم ہیں بہاری مخدومیؒ
ہم کو دل دیوانہ ملا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

آج گلستان کا کیا کہنا جھوم رہی ہے ڈالی ڈالی
رقص میں خود ہی باد صبا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

بس ان کے دیدار کی خواہش رکھتی ہے بے چین کمالؔ
جب سے دل کو لٹا دیا ہے شرفا پیا کے آنگن میں

☆

منقبت در شانِ حضرت شیخ رکن الدین فردوسیؒ

دین کے ترجماں ہیں رکن الدینؒ
یعنی رشکِ جناں ہیں رکن الدین

سرور اولیائے فردوسیؒ
نازشِ عارفاں ہیں رکن الدینؒ

اپنے علم و عمل کی برکت سے
زندہ و جاوداں ہیں رکن الدینؒ

ان کے دم سے بڑھا وقار چمن
فخرِ ہندوستاں ہیں رکن الدینؒ

حاضری در پہ ہو گئی ورنہ
ہم کہاں اور کہاں ہیں رکن الدینؒ

سب پہ لطف و کرم کی بارش ہے
کس قدر مہرباں ہیں رکن الدین

کہہ رہے ہیں یہ قدسیانِ فلک
خلد کے میہماں ہیں رکن الدین

خوب پی لو مئے بہشت کمالؔ
آج پیرِ مغاں ہیں رکن الدینؒ

☆

منقبت در شانِ حضرت سید مہر علی القادریؒ

(سالانہ عرس کے موقع پر ۲ رمئی ۱۹۹ اء کو دربار شریف کلکتہ میں پڑھی گئی)

وارث غوث الوریٰ میں مہر علی القادریؒ
مخزنِ جود و سخا ہیں مہر علی القادریؒ
اہلِ بنگالہ میں پیدا کر دیا دینی شعور
ایسے کامل رہنما ہیں مہر علی القادریؒ
نائب ختمِ رُسل ہیں نورِ چشمِ مرتضیٰؓ
مظہرِ شانِ خدا ہیں مہر علی القادریؒ
مردہ دل ہوتا ہے زندہ ان کے ذکرِ پاک سے
ایسے پیرِ باصفا ہیں مہر علی القادریؒ
سلسلہَ قادری نے آپؒ سے پایا فروغ
آپ کامل رہنما ہیں مہر علی القادریؒ
روضہَ اقدس پہ رہتا ہے فرشتوں کا ہجوم
سرنگوں شاہ و گدا ہیں مہر علی القادریؒ
کیجئے آقا کمالؔ غمزدہ پر بھی کرم
آپ پیرِ باصفا ہیں مہر علی القادریؒ

☆

منقبت درشانِ حضرت صوفی شاہ عبدالعزیز میاں، بھینسوڑی شریف، رامپور (یوپی)

(نذر صوفی سید منے میاں، سجادہ نشیں۔ سالانہ عرس مبارک ۱۹۹۷ء)

نائبِ مصطفیٰ ہیں شاہ عزیزؒ
نازشِ اولیاء ہیں شاہ عزیزؒ
چشمۂ فیض جن سے عام ہوا
آپ وہ رہنما ہیں شاہ عزیزؒ
جو بھی آئے ہیں زائرین ان کے
لب پہ حمد و ثنا ہیں شاہ عزیزؒ
بانٹتے ہیں سبیل روحانی
جانِ جود و سخا ہیں شاہ عزیزؒ
آپ کے در پہ فیض پاتے ہیں
جتنے شاہ و گدا ہیں شاہ عزیزؒ
بخش دے گا خدا مریدوں کو
آپ جب رہنما ہیں شاہ عزیزؒ
عرس میں آکے یہ ہوا محسوس
سب کے قبلہ نما ہیں شاہ عزیزؒ
کاش! ہو جائے ایک چشم کرم
آپ کے ہم گدا ہیں شاہ عزیزؒ
ایسے گدّی نشیں ہیں منّے میاں
جن پہ خود ہی فدا ہیں شاہ عزیزؒ

☆

منقبت در شانِ حضرت سید شاہ غلام مصطفیٰ ملقب بہ قطب بنگالہؒ

تعریف تری کیا ہو اے قطب بنگالہؒ
تو نور ہے سراپا اے قطبِ بنگالہؒ

اے نازش شریعت اے ماہرِ طریقت
تو علم کا ہے دریا اے قطب بنگالہؒ

شاہ و گدا سب آتے ہیں تیرے آستاں پر
رتبہ ہے ترا اعلیٰ اے قطبِ بنگالہؒ

رستے میں کھا کے ٹھوکر وہ گر نہیں سکے گا
جس پر ہے ہاتھ تیرا اے قطبِ بنگالہؒ

پائے گا فیض جو بھی آئے گا آستاں پر
پختہ ہو گر ارادہ اے قطبِ بنگالہؒ

میں خود کو بے سہارا دنیا میں کیسے سمجھوں
سر پہ ہے ترا سایہ اے قطبِ بنگالہؒ

چشمِ کرم ہو آقا اپنے کماؔل پر بھی
اتنی سی ہے تمنا اے قطبِ بنگالہؒ

☆

(نوٹ: حضرت شاہ سید ظلال مرشد القادری سجادہ نشیں دربار شریف کلکتہ کی نذر)

منقبت در شانِ حضرت شاہ ولایتؒ، اسلام پور، نالندہ (بہار)

دینِ حق کے ترجماں شاہ ولایت یا علیؒ
ہیں امیرِ کارواں شاہ ولایت یا علیؒ

مشکلوں میں کام آتے ہیں مریدوں کے سدا
"دستگیرِ بیکساں شاہ ولایت یا علیؒ"

آپ کے اسم مبارک کی قسم کھاتی ہوئی
لیتی ہے بوسے زباں شاہ ولایت یا علیؒ

حکمِ رب سے آپ اگر چاہیں تو ہو زیر و زبر
یہ زمین و آسماں شاہ ولایت یا علیؒ

کچھ بیاں کرنا جو چاہوں طول ہو جائے بہت
آپ کی ہر داستاں شاہ ولایت یا علی

نائبِ سرکار دو عالم ہیں اور کامل ولی
آپ ہیں قطبِ زماں شاہ ولایت یا علیؒ

قادری بھی اور علائی بھی کہے جاتے ہیں آپؒ
آپ کا ثانی کہاں شاہ ولایت یا علیؒ

بھر کے دامن اپنا جاتے ہیں مرادوں سے کمالؔ
جو بھی آتا ہے یہاں شاہ ولایت یا علیؒ

☆

(نوٹ: حضرت شاہ ولایتؒ کے سالانہ عرس کے موقع پر طرحی منقبتی مشاعرے میں یہ منقبت پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی)

منقبت درشانِ حضرت شاہ ولایت یا علیؒ

(۲۷ر مئی ۲۰۰۵ء)

کہہ رہے ہیں بالیقیں یہ مرتبہ مردانِ علی
"بھیک دیں گے بادشاہوں کو گدایانِ علیؒ"
قابلِ تقلید ہے ان کا ہر اک قول و عمل
ہے نمونہ اُسوۂ حسنہ کا فرمانِ علیؒ
گمرہوں کو راہ حق پر گامزن کرتے رہے
کیا زمانہ یہ بھلا سکتا ہے احسانِ علیؒ
حشر تک چھلکا کرے گی علم و عرفاں کی شراب
جب تلک دنیا ہے یہ جاری ہے فیضانِ علیؒ
کلمۂ توحید پڑھ کے لے کے نام مصطفیٰؐ
خلد میں ہو جائیں گے داخل مریدانِ علیؒ
کرتے ہیں ان کی ثنا خوانی فرشتے عرش پر
ہم خطا کاروں سے کیا ہوگی بیاں شانِ علیؒ
حضرت شاہ ولایت کی غلامی کے طفیل
ناز کرتے ہیں زمانے میں غلامانِ علیؒ
سب نوازے جا رہے ہیں رحمتِ حق سے کمالؔ
آئے ہیں جتنے بھی در پہ آج مہمانِ علیؒ

☆

(حضرت شاہ ولایت احمد کے سالانہ عرس مبارک میں دیے گئے مصرع طرح "بھیک دیں گے بادشاہوں کو گدایانِ علی" کے موقع پر منقبت پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔)

منقبت در شانِ حضرت درویش ؒ، بیتھو شریف، گیا (بہار)

(۱۸ر ستمبر ۲۰۰۵ء سالانہ عرس کے موقع پر دیے گئے مصرع طرح ''سلسلہ در سلسلہ ہے سلسلہ درویش کا'' پر لکھی گئی منقبت)

کھینچ کر لائی ہے جب بادِ صبا درویش ؒ تک
کیوں نہ سر کے بل میں آتا یا خدا درویش تک

یہ ہے درویشوں کا مسلک کون سمجھے گا اسے
''سلسلہ در سلسلہ ہے سلسلہ درویش ؒ کا''

پوچھئے اہلِ تصوف سے تو کھل جائے گا راز
جا رہا ہے عشق کا ہر راستہ درویش ؒ تک

اولیاء اللہ جتنے ہیں سبھی ہیں محترم
مل رہا ہے سب کے دامن کا سرا درویش ؒ تک

رحمت یزداں سے ہوگی پوری دل کی ہر مراد
دل سے کر کے ہم چلے ہیں جب دعا درویش ؒ تک

سرور کون و مکاں ؐ کے دم سے جاری فیض ہے
ان کے در سے ہی تو آئی ہے ضیاء درویش ؒ تک

اُس پہ ہی چلنے کی کوشش کیجئے شام و سحر
دیکھئے جو جا رہا ہے راستہ درویش ؒ تک

ہے یقیں اللہ کر لے گا کمالؔ اس کو قبول
آج ہے پھیلا ہوا دستِ دعا درویش تک

☆

منقبت درشانِ حضرت مولانا صوفی اذان گاچھیؒ، کلکتہ

عظمت کے آسماں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ
اک بحرِ بیکراں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ
جن کو سلام جھک کر کرتے ہیں سب فرشتے
وہ میر کارواں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ
قرآن کا وظیفہ ہم کو ملا ہے جن سے
وہ پیرِ مہرباں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ
شیطان ہم سبھوں کو بہکا نہیں سکے گا
جب دل پہ حکمراں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ
بے پیسہ دین و دنیا میں امن جن سے پھیلا
ایسے وظیفہ خواں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ
اللہ اور نبیؐ کی نظروں میں محترم ہیں
جنت کے رازداں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ
جنت نشاں کمال ہے آج باگماری[1]
اور اس کے باغباں ہیں صوفی اذان گاچھیؒ

☆

[1] باگماری مانک تلہ کلکتہ میں اس مقام کا نام ہے جہاں، حقانی انجمن'' کے بانی حضرت مولانا صوفی اذان گاچھیؒ اور ان کے خلفاء مدفون ہیں۔ یہ منقبت سالانہ عرس مبارک کے موقع پر پڑھی گئی۔

منقبت درشانِ حضرت مولانا صوفی اذان گاچھی رح

(کلکتہ کے سالانہ عرس کے موقع پر دہلی میں لکھی گئی عقیدت سے لبریز ۱۹۹۳ء)

چاہے پیدل ہو یا با سواری چلو
باگماری چلو باگماری چلو
ساتھیو! آؤ یہ مجلسِ نور ہے
جس طرف دیکھو اِک جلوۂ طور ہے
لب پہ کرتے ہوئے ذکرِ باری چلو
باگماری چلو باگماری چلو
ہر طرف رحمتوں کے ہیں اگتے شجر
ہیں عبادت میں مصروف جن و بشر
دھیرے دھیرے چلو باری باری چلو
باگماری چلو باگماری چلو
ہو گئی مرشدوں کی نگاہ کرم
زندگی بن گئی خود بخود محترم
دیکھنے نور کی پھولواری چلو
باگماری چلو باگماری چلو
جام وحدت پیو مسکراتے رہو
جو ہیں غفلت میں ان کو جگاتے رہو
باگماری چلو باگماری چلو

☆

منقبت در شانِ حضرت مولانا صوفی اذان گا چھیؒ

(۲۰۰۱ء)

حقانی ہے وہ دربار جہاں سب ولیوں کا آنا جانا ہے
آتے ہیں یہاں پر غوث و قطب دربار یہ وہ شاہانا ہے
بے پیسہ دین و دنیا کا ہوتا ہے بھلا اور امن و امان
حقانی وظیفہ کو پڑھ کر اس راز کو ہم نے جانا ہے
اللہ کو وہ پہچانے گا خود نفس کو جو پہچانے گا
کیا مَن عَرفَ کا مقصد ہے یہ سب کو ہمیں بتلانا ہے
ہاں فیض سے چاروں مرشد کے مانک تلہ کے علاقے میں
جس سمت نظر پڑتی ہے اُدھر رحمت کا عجب کاشانا ہے
مصروف عبادت ہے ہر دم ایمان ہے اس کا مستحکم
ٹھوکر میں ہے اس کی سارا جہاں اللہ کا وہ دیوانا ہے
دشواریاں جتنی بھی آئیں راہوں میں مگر یہ عہد کریں
حقانی وظیفہ لوگوں تک جاجا کے ہمیں پہنچانا ہے
مرشد ہیں اذان گا چھیؒ تو آسان کمالؔ ہے ہر مشکل
مرشد کے نقشِ قدم پر چل کر مقصدِ ہستی پانا ہے

☆

منقبت درشانِ حضرت مولانا صوفی اذان گاچھیؒ

(سالانہ عرس ۲۰۰۱ء)

زمانے والو! یہ باگماری میں عرس کا اہتمام دیکھو
مچل رہے ہیں لبوں پہ خود ہی درود دیکھو سلام دیکھو
ہر ایک جانب تنے ہوئے ہیں سروں پہ رحمت کے شامیانے
فرشتے مصروف بندگی ہیں یہ منظرِ خوش خرام دیکھو
نماز پڑھنا ، وظیفہ پڑھنا، حلال کھانا ہے صرف مقصد
عمل جو کرتے ہیں ان سبھوں پر ہے اس پہ دوزخ حرام دیکھو
ہے جس کے دم سے سجی یہ محفل اسی کے دم سے ہے ساری رونق
ہے کیسا پیارا اذان گاچھیؒ کا ساری دنیا میں نام دیکھو
خدا کی رحمت سے باگماری کا گوشہ گوشہ چمک رہا ہے
روش روش بن گئی ہے جنت چھلکتا وحدت کا جام دیکھو
یہ حق کے متوالوں کی ہے مجلس یہاں کا ماحول نور کا ہے
سکونِ قلب ونظر ملے گا یہاں کا آکر نظام دیکھو
بفیض صوفی اذان گاچھیؒ ہے ہر طرف رحمتوں کا بارش
نہیں ملے گا کہیں بھی ایسا یہاں پہ وہ انتظام دیکھو
مقام صوفی اذان گاچھیؒ کمال سمجھے گا کیا زمانہ
فرشتے کتنے ادب سے اُن کو ہیں پیش کرتے سلام دیکھو

منقبت در شانِ حضرت مولانا صوفی اذان گاچھیؒ

(۲۰۰۱ء)

دل درد کا ہے مارا صوفی اذان گاچھی
دے دیجئے سہارا صوفی اذان گاچھیؒ

جس سمت دیکھتا ہوں اُس سمت بہہ رہا ہے
رحمت کا ایک دھارا صوفی اذان گاچھیؒ

میں آپ کے مزار اقدس کا لمحہ لمحہ
کرتا رہوں نظارہ صوفی اذان گاچھیؒ

فردوس کے مناظر آنکھوں کے سامنے ہوں
گر کیجئے اشارہ صوفی اذان گاچھیؒ

ٹھوکر لگا کے مجھ کو روشن ضمیر کیجے
پھرتا ہوں مارا مارا صوفی اذان گاچھیؒ

برکت کے واسطے سب لیتے ہیں بار بار
ایسا ہے نام پیارا صوفی اذان گاچھیؒ

نقشِ قدم پہ حضرت بس آپ کے چلیں ہم
ہارے نہ دل ہمارا صوفی اذان گاچھیؒ

رحمت کی اک نظر ہو آقا کمالؔ پر بھی
جائے کہاں بچارہ صوفی اذان گاچھیؒ

☆

منقبت در شانِ حضرت مولانا صوفی اذان گاچھیؒ

(۲۰۰۱ء)

صورت بھی تری پیاری سیرت بھی تری پیاری
صوفی اذان گاچھیؒ میں تجھ پہ بلہاری
چاروں طرف سجی ہے رحمت کی پھولواری
کتنا حسین لگتا ہے آج باگماری
صوفی اذان گاچھیؒ میں تجھ پہ بلہاری
حقانی انجمن کی یہ اک خصوصیت ہے
ہے کلمۂ شہادت سب کے لبوں پہ جاری
صوفی اذان گاچھیؒ میں تجھ پہ بلہاری
ہیں وجد میں فرشتے کچھ ایسا لگ رہا ہے
جیسے فلک سے اتری ہو نور کی سواری
صوفی اذان گاچھیؒ میں تجھ پہ بلہاری
چشم کرم سے ان کی چھوٹے گناہ سے ہم
احسان ہم سبھوں پر ہے مرشدوں کا بھاری
صوفی اذان گاچھیؒ میں تجھ پہ بلہاری
مرشد کے عرس میں سب پاتے ہیں فیض یکساں
ہم سب کو ہو مبارک یہ جشنِ نو بہاری
صوفی اذان گاچھیؒ میں تجھ پہ بلہاری

☆

منقبت در شانِ حضرت مولانا صوفی اذان گاچھیؒ

مشکلوں میں گھری ہے مری زندگی
المدد مرشدی المدد مرشدی
آپ نے دور کی دہر سے تیرگی
آپ کی ذات ہے روشنی روشنی
المدد مرشدی المدد مرشدی
ہے فدا آپ پر کتنی شاہنشہی
قابلِ رشک ہے آپ کی زندگی
المدد مرشدی المدد مرشدی
کلمہ توحید کا پڑھتا ہوں ہر گھڑی
ذکرِ رب سے ہے چہرے پہ اک تازگی
المدد مرشدی المدد مرشدی
ختم کر دیجئے میری تیرہ دلی
بغض شیطان کو مجھ سے ہے للہی
المدد مرشدی المدد مرشدی
مجھ پہ گر ہو نگاہ کرم آپ کی
خود ہی کافور ہو جائے ہر بے بسی
المدد مرشدی المدد مرشدی

☆

منقبت در شانِ حضرت سید کریم رضاؒ، بیتھو شریف، گیا

(۱۳/اپریل ۱۹۹۳ء)

نذر سجادہ نشیں حضرت سید غفران اشرفی بیتھوی، گیا (بہار)

کرم ہو مجھ پہ کرم بس ابھی کریم رضاؒ
کھلایئے مرے دل کی کلی کریم رضاؒ

بقا ہے آپ کو حاصل فنا کے بعد حضور
یہ حق ہے آپ ہیں زندہ ولی کریم رضاؒ

خدا کے فضل سے علم و عمل کی برکت سے
سخاوت آپ کی بڑھتی رہی کریم رضاؒ

بفیضِ پنجتن پاک آپ کے در پہ
سکونِ قلب کی دولت ملی کریم رضاؒ

یہی بہت ہے سند اُخروی سفر کے لیے
خدا بھی راضی ہے خوش ہیں نبیؐ کریم رضاؒ

ترے کرم کی بہاریں جہاں بھی پہنچیں گی
خزاں وہاں پہ نہ ہوگی کبھی کریم رضاؒ

حسنؓ حسینؓ کی آنکھوں کے آپ تارے ہیں
فدا ہیں آپ پہ مولا علیؓ کریم رضاؒ

بھٹک سکے گا نہ تا حشر تیرگی میں کمالؔ
ملی ہے آپ سے وہ روشنی کریم رضاؒ

☆



تعارف (کوائف)

نام : محمد کمال الدین
قلمی نام : کمال جعفری
تخلص : کمال
والد کا نام : محمد غلام رسول (مرحوم)
تعلیم : ایم اے گولڈ میڈلسٹ (کلکتہ)
آبائی وطن : بازو چک، ڈاکخانہ جموارہ، ڈاکخانہ کلاں ہنسوہ، ضلع نوادہ (بہار)
نانیہال : بجپن (قتلوپور) ڈاکخانہ تارگیر، ضلع نوادہ (بہار)
کنبہ : اہلیہ کا نام : ساجدہ خاتون
بیٹے: شاہنواز کمال، شہباز کمال، محمد دلنواز
تلمیذ : پروفیسر اعزاز افضل (مرحوم)
پیشہ : پروگرام اکزیکیٹو، آل انڈیا ریڈیو، ٹوڈاپور، نیشنل چینل، نئی دہلی۔ 110 012
تاریخ پیدائش : 25/جولائی 1949 (اسکول کے مطابق)
رہائش گاہ کے پتے: (۱) مہک کمپلکس، پہلی منزل، A-26، جوگابائی روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ 110 025
(۲) معرفت عرفان احمد 282/3 ذاکر نگر، اسٹریٹ نمبر ۷، جامعہ نگر نئی دہلی 110025
موبائل نمبر : 9313477050, 9313338517
PP. 9810521416

تصنیفات

(۱) شعری مجموعہ "عکسِ تمنا" ۱۹۸۱ء
(۲) شعری مجموعہ "حرفِ دلنواز" ۱۹۹۹ء
(۳) ذکرِ محفوظ (تحقیقی مضامین) ۱۹۹۹ء
(۴) "یادوں کا زنداں" وحید عرشی کے شعری مجموعہ کا مرتب ۱۹۹۱ء
(۵) "خوشبوئے وفا" سمیعہ نسیم کے شعری مجموعہ کا مرتب ۲۰۰۴ء
(۶) "نعت و منقبت کے پھول" (شعری مجموعہ) ۲۰۰۸ء
(۷) "میرے مضامین" ادبی مضامین کا مجموعہ ۲۰۰۷ء

انعامات

(۱) مغربی بنگال اردو اکیڈمی
(۲) بہار اردو اکیڈمی
(۳) اتر پردیش اردو اکادمی
(۴) قومی کونسل برائے فروغ اردو نے "ذکرِ محفوظ" کی ۷۵ کتابیں خرید کر حوصلہ افزائی کی

اعزازات

(۱) ۲۰۰۴ء میں کیف عظیم آبادی ایوارڈ دیا گیا۔
(۲) ۲۰۰۵ء میں شاد میموریل سوسائٹی کی جانب سے شاد عظیم آبادی ایوارڈ دیا گیا۔
(۳) ۲۰۰۶ء میں اتر پردیش پترکار ایسوسی ایشن نے صحافتی خدمات کے ایوارڈ سے نوازا۔
(۴) ۲۰۰۷ء کو مرکزِ علم و دانش اور حمد و نعت اکیڈمی کی جانب سے نعتیہ شاعری پر ایوارڈ سے نوازا گیا۔

زیر ترتیب تصانیف

(۱) اقبال بارگاہِ اولیاء میں
(۲) یادوں کے ہجوم
(۳) صوفیائے بنگال کی ادبی و سماجی خدمات
(۴) کلامِ کمال
(۵) سرگزشتِ حیات (مثنوی)

☆☆☆